قومی اسمبلی نے پٹرولیم 50 روپے فی لیٹر لیوی عائد کرنے کی منظوری دیدی

ظالم سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے (حدیث نبویؐ)

روزنامہ سپیکر

SPEAKER
Manchester/ Gujrat

مانچسٹر
گجرات

جہاں فروخت ہوتا ہے قیمت: ایک پونڈ

چیف ایگزیکٹو مقبول الٰہی بٹ
چیف ایڈیٹر محبوب الٰہی بٹ

فری اخبار

30 جون 2022ء

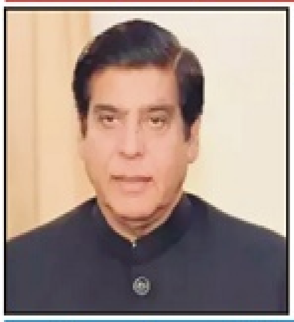

راجہ پرویز اشرف کی زیر صدارت فنانس کمیٹی کے اجلاس نے کثرت رائے سے بل کی منظوری دی

اسلام آباد (وسیم اشرف بٹ رنمائندہ سپیکر) قومی اسمبلی نے پیٹرولیم مصنوعات پر 50 روپے فی لیٹر لیوی عائد کرنے کی منظوری دے دی۔ سپیکر راجہ پرویز اشرف کی زیر صدارت قومی اسمبلی کے اجلاس میں کثرت رائے سے فنانس بل 2022ء کی منظوری دے دی گئی۔ فنانس بل کی شقیں مرحلہ وار منظوری کے لئے پیش کی گئیں۔ وزیر مملکت برائے خزانہ عائشہ غوث نے پیٹرولیم مصنوعات پر 50 روپے فی لیٹر لیوی عائد کرنے کی ترمیم پیش کی۔ ایوان نے آئندہ مالی سال کے دوران پیٹرولیم مصنوعات 50 روپے فی لیٹر پٹرولیم لیوی عائد کرنے کی ترمیم منظور کرلی۔ عائشہ غوث کا کہنا تھا کہ آئی ایم ایف کے کہنے پر فنانس بل میں تبدیلی نہیں کی گئی۔ اسی فیصد ترامیم براہ راست ٹیکسوں سے متعلق کی گئی ہیں۔ ہمارا مقصد امیر پر ٹیکس (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

ابھی ٹینکوں کے آگے لیٹنے کی ضرورت نہیں: عمران خان

جو شہباز شریف کو لائے ہیں وہ ہماری بہتری کے لئے نہیں لائے، ورکر کنونشن سے خطاب

لاہور (نعیم اشرف بٹ رنمائندہ سپیکر) پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے اسلام آباد میں 'تاریخ' کا سب سے بڑا جلسہ کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کارکنوں کو مخاطب کرکے کہا کہ ابھی ٹینکوں کے آگے لیٹنے کی ضرورت نہیں۔ اسلام آباد میں ورکرز کنونشن سے دوران خطاب ایک موقع پر ایک کارکن نے بلند آواز میں چیئرمین پی ٹی آئی کو مخاطب کرکے کہا کہ 'خان صاحب ہم ٹینکوں کے آگے بھی لیٹ جائیں گے، آپ حکم کریں' جس پر سابق وزیراعظم نے جواب دیا کہ 'ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے اس وقت ہمیں اپنی قوم کی خواتین اور نوجوانوں کی ضرورت ہے'۔ انہوں نے کہا کہ 30 برس سے چوری کرنے والوں کو ہمارے اوپر مسلط کردیا گیا اور جس نے مسلط کیا وہ انہیں ہمارے حق میں اچھے فیصلے کرنے کے لیے نہیں لائے بلکہ ہمیں اپنی غلامی کے لیے لے کر آئے ہیں۔ وزیراعظم شہباز شریف نے وفاقی تحقیقاتی ادارے اور قومی احتساب بیورو (نیب) کو ماتحت کرنے کے بعد نیب ترامیم کر کے 1100 ارب روپے ختم کردیے، موجودہ حکومت نے اقتدار پر اپنے پنجے گاڑھنے کے ساتھ ہی کرپشن کے کیسز اور نیب ختم کیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ملک میں تاریخی مہنگائی ہے، ہر طرف اشیا کی قیمتیں غیر معمولی بڑھ گئی ہیں اور معیشت زمین بوس ہے اور ابھی اور مہنگائی ہوگی۔ سابق وزیراعظم نے سوال اٹھایا کہ 'کیا وجہ تھی کہ ہماری حکومت کو گرا کر آزمودہ چوروں کو بٹھایا اور آج لوگ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان قرضوں کی قسطیں واپس نہیں کر پائے گا اور ڈیفالٹ ہوجائے گا، موجودہ حکومت عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) کے پیر پڑے ہوئے ہیں اور ان کی ایما پر مہنگائی کے لیے حامی بھر چکے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ پی ٹی آئی کی خواتین اور دیگر کارکن لوگوں کے دروازوں پر جا کر دستخط دیں اور انہیں بتائیں کہ ہمارے لیے گھروں سے نکلنا کتنا اہم (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

ملک میں بجلی کا سنگین بحران پیدا ہو گیا

بجلی کا شارٹ فال 8911 میگاواٹ تک پہنچ گیا، نظام زندگی شدید متاثر

اسلام آباد (وسیم اشرف بٹ رنمائندہ سپیکر) ملک میں بجلی کا بحران سنگین ہوگیا۔ بجلی کا شارٹ فال 8 ہزار 911 میگاواٹ تک پہنچ گیا۔ پاور ڈویژن کے ذرائع کے مطابق شدید گرمی کے باعث بجلی کی طلب میں ریکارڈ اضافہ (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

ریل ہڑتال میں اپنے کردار نہ ہونے کا دعویٰ کر کے حکومت چال لگا رہی ہے: ٹی یو سی

قانونی مشاورت کے بعد یہ ثابت ہوا ہے کہ حکومت آجروں پر دباؤ ڈال سکتی ہے: ٹی یو سی کا موقف

مانچسٹر (پرویز مسیح منور رنمائندہ سپیکر) ٹریڈ یونین کونسل نے الزام لگایا ہے کہ حکومت ریل کی ہڑتال میں یہ موقف اپنا کر لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے کہ اس میں حکومت کا کوئی کردار نہیں جبکہ سچ یہ ہے کہ حکومت کا یہ دعویٰ کہ یہ ہڑتال صرف ٹرین آپریٹرز اور یونینوں کے درمیان ہے درست نہیں ہے، دوسری طرف یونین کا دعویٰ ہے کہ قانونی رائے یہ ہے کہ ریل آپریٹرز اور حکومت کے درمیان معاہدے کے تحت اگر آپریٹرز حکومت کی ہدایات پر عمل نہ کریں تو حکومت ان پر مالیاتی پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔ قانونی رائے کے مطابق ٹرانسپورٹ کے وزیر گرانٹ شیپس ریل آپریٹرز اور یونین کے درمیان معاہدے کے حوالے سے بہت وسیع اختیارات حامل ہیں اور انھیں یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ ریل آپریٹرز کی راہنمائی کرسکیں کہ معاملے کو کس طرح ہینڈل کیا جائے۔ یہ بھی قانونی رائے ہے کہ وزیر ٹرانسپورٹ کی شرکت کے بغیر ریل آپریٹرز اپنے ملازمین کے ساتھ قواعد وضوابط پر معاہدہ نہیں کرسکتے نیز یونینوں کے ساتھ ملازمین کی تنخواہوں، شرائط و ضوابط، چھانٹیوں اور ادارے کی تنظیم نو کی بات چیت سے قبل ریل آپریٹرز کو ٹرانسپورٹ کے وزیر کی تائید حاصل کرنا ضروری ہے۔ ادھر ہفتہ کو ریل ملازمین کی جانب سے تیسری ہڑتال کے نتیجے میں ٹرین سروسز میں بہت خلل پڑا۔ TUC کے جنرل سیکریٹری فرانسس او گریڈی نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم بورس جانسن اور وزیر ٹرانسپورٹ یہ باور کروا کر کے ریل کی ہڑتال میں ان کا کوئی کردار نہیں عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ کنزرویٹو حکومت کے وزیر پس پردہ ٹرین کمپنیوں پر دباؤ ڈال سکتے ہیں جس کی تصدیق قانونی رائے سے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

بورس جانسن کے مخالف دو ارکان کا پارٹی کی الیکشن کمیٹی کا انتخاب لڑنے کا فیصلہ

بورس جانسن ضمنی انتخابات میں پارٹی کی شکست پر ارکان کی رائے کو اہمیت دیں: ارکان کا مطالبہ

لندن (نعیم واحد رنمائندہ سپیکر) برطانیہ میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں مسلسل ناکامی کے بعد ٹوری پارٹی کے دو ارکان پارلیمنٹ نے بورس جانسن کے خلاف الیکشن کروانے والی کمیٹی کی قیادت کے انتخاب میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ انتخابات میں شکست کے بعد ٹوری پارٹی کے چیئرمین اولیور ڈاؤڈن نے اس بات پر استعفیٰ دیدیا تھا کہ کسی کو تو انتخابات میں ناکامی کی ذمہ داری قبول کرنی ہے جبکہ وزیراعظم بورس جانسن نے محض یہ کہا کہ نتائج بہت اچھے نہیں ہیں جس پر وہ لوگوں کی رائے سن کر اس سے سبق حاصل (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

24 سال کی تنخواہ یکمشت ملنے پر ملازم غائب

غلطی سے ملازم کے اکاؤنٹ میں ایک ماہ کے بجائے 286 ماہ کی تنخواہ منتقل ہوئی

سین دیاگو (سپیکر نیوز) ملازم 24 سال کی تنخواہ یکمشت ملنے پر کمپنی سے استعفیٰ دیکر غائب ہوگیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق کئی برس کی اجرت یکمشت ادائیگی کا حیران کن واقعہ براعظم امریکا کے جنوبی ملک چلی میں پیش آیا جہاں ملازم کروڑوں روپے تنخواہ وصول ہونے پر پہلے تو حیران ہوا پھر استعفیٰ دیکر فرار ہوگیا۔ کولڈ کٹس بنانے والی چلی کی سب سے بڑی کمپنی کنسورشیو انڈسٹریل ڈی الیمینٹوز کی جانب سے گزشتہ ماہ غلطی سے ملازم کے اکاؤنٹ میں ایک ماہ کے بجائے 286 ماہ (24 برس) کی تنخواہ 1 لاکھ 80 ہزار امریکی ڈالرز منتقل ہوئی جو پاکستانی روپے میں تقریباً 3 کروڑ 70 لاکھ 41 ہزار سے زائد بنتی ہے۔ کمپنی کی جانب سے میڈیا کو بتایا گیا کہ ملازم سے اضافی تنخواہ واپس کرنے کیلئے استفسار کیا گیا جس پر اس نے تنخواہ واپس کرنے کا وعدہ کیا لیکن استعفیٰ دیکر فرار ہوگیا، جس کے بعد سنگین غلطی کا مرتکب ہیومن ریسورسز ڈپارٹمنٹ کا ڈپٹی منیجر شدید کشمکش میں مبتلا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کمپنی کی جانب سے اپنی رقم واپس لینے کیلئے قانونی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

روپے کے مقابلے میں ڈالر کی قیمت گر گئی

گجرات (مقبول الٰہی بٹ رنمائندہ سپیکر) آج دن کے آغاز میں ڈالر کی قدر میں 1 روپے 37 پیسے کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ انٹر بینک میں اس وقت تک 1 (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

بریگزٹ اور کورونا وبا کا اثر برطانوی فوڈ سٹینڈرڈ پر پڑنے کا خدشہ

فوڈ میں ناقصیت کی وجہ لوکل کونسلوں کی طرف سے معائنہ کم کرنا ہے

نیو کاسل (پرویز بھٹی رنمائندہ کرچن ٹائمز) برطانیہ میں فوڈ سٹینڈرڈ پر منفی اثر پڑنے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے جس کی وجہ بریگزٹ اور کورونا وباء کو بتایا جا رہا ہے۔ فوڈ سٹینڈرڈ ایجنسی (FSA) اور فوڈ سٹینڈرڈز سکاٹ لینڈ (FSS) کی ایک نئی رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں دو سال کے اس مشکل وقت کے بعد فوڈ کے معیار کو سخت خطرات لاحق ہیں۔ فوڈ ایجنسیز نے خبردار کیا ہے کہ برطانیہ کے یورپی یونین سے الگ ہونے اور کووڈ 19 پینڈامک کے علاوہ یوکرین میں جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے دباؤ کے ردعمل کے طور پر نئی صورت حال واضح کرتی ہے کہ فوڈ سٹینڈرڈ کو معیار کے مطابق رکھنا بہت مشکل ہوگا۔ ایف ایس ایس نے شواہد دیکھے جانے کے بعد برطانیہ کے فوڈ سٹینڈرڈز کیلئے دو اہم خدشات کی نشاندہی کی ہے۔ ان میں ایک لوکل اتھارٹیز کی طرف سے فوڈ کا معائنہ کرنے کا فقدان اور دوسری جانب یورپی یونین سے ہائی رسک فوڈ اور فیڈ کی درآمد میں مکمل برطانوی کنٹرولز میں تاخیر ہے جس کے باعث برطانوی مارکیٹ میں غیر محفوظ پروڈکٹس کے داخلے کو روکنے کی صلاحیت کم ہوگئی ہے۔ پروفیسر سوسن جیب نے کہا کہ یہ پہلی جوائنٹ رپورٹ اس دور کی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

معاہدہ۔۔۔آئی۔ایم۔ایف

وہ آئی ایم ایف سے قرضوں کا معاہدہ بھی ضروری ہے
"ادائیگی قسط باقاعدہ" کا وعدہ بھی ضروری ہے
زندانی! قوم کو اُلّو بنانے کے لئے لیکن
دِگر قوموں سے گفتگو کا فائدہ بھی ضروری ہے

شاعر سپیکر
سلامت بریعہ زندانی

این ایچ ایس نے سرجری کے منتظر مریضوں کو دیگر علاقوں میں علاج کی پیشکش کر دی

آنے جانے اور رہائش کے اخراجات ادا کرنے کا وعدہ؛ کئی مریضوں نے رجسٹریشن کروا بھی لی

لندن (نعیم واحد رنمائندہ سپیکر) این ایچ ایس نے انگلینڈ میں دو سال سے زائد عرصہ سے سرجری کے منتظر مریضوں پیشکش کی ہے کہ وہ ملک کے مختلف حصوں میں جا کر علاج کروا سکتے ہیں جبکہ ان کے نقل وحمل کے اخراجات اور دوسری جگہ پر جانے کے اخراجات بھی این ایچ ایس ادا کرے گی۔ ایک اطلاع کے مطابق اس وقت 6 ہزار کے قریب مریض سرجری کے منتظر ہیں۔ این ایچ ایس کی اس پیشکش کو چار سو سے زائد مریضوں نے قبول کرلیا ہے اور 140 نے مختلف ہسپتالوں میں علاج کرانے کے لیے بکنگ بھی کرا لی ہے۔ یاد رہے کہ کووڈ کی وجہ سے گذشتہ دو برس سے علاج کے منتظر افراد کی تعداد 22 ہزار 500 تک پہنچ چکی تھی جو رواں سال جنوری میں کم ہو کر 6 ہزار کے قریب رہ گئی تھی۔ این ایچ ایس حکام کا ہدف ہے کہ جولائی تک کیو میں لگے تمام مریضوں کو فارغ کر دیا جائے۔ وزیر صحت ساجد جاوید کا کہنا ہے کہ مریضوں کی سہولت کے لئے وہ این ایچ ایس میں ریکارڈ سرمایہ کاری کی گئی ہے جس کے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

دنیا بھر کے مسیحیوں کے حقوق کا ترجمان
Monthly CHRISTIAN TIMES Manchester
ماہنامہ
کرسچن ٹائمز
مانچسٹر
چیف ایڈیٹر: چوہدری شفیق الزمان
07888997104
ایڈیٹر: نعیم واعظ

پاکستان ہر مذہب کے لوگوں کے جذبات کا احترام کرتا ہے: قمر باجوہ

سکھ فوجیوں کے بارہ رکنی وفد نے بادشاہی مسجد اور دیگر مقدس مقامات کا دورہ کیا

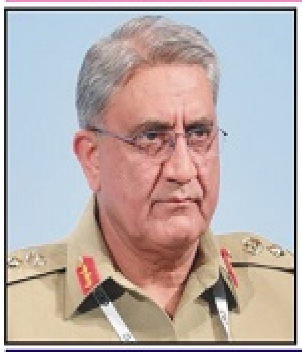

لاہور (نعیم اشرف بٹ، نمائندہ کرسچن ٹائمز) راولپنڈی: چیف آف آرمی اسٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا ہے کہ کرتار پور راہداری پاکستان کی مذہبی آزادی اور ہم آہنگی کے لیے غیر متزلزل عزم کا عملی مظہر ہے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے مطابق برطانوی سکھ فوجیوں کے 12 رکنی وفد نے برطانوی فیلڈ آرمی کے ڈپٹی کمانڈر میجر جنرل سیلیا جے ہاروی کی سربراہی میں جی ایچ کیو راولپنڈی کا دورہ کیا اور چیف آف آرمی اسٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ سے ملاقات کی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے جنرل قمر جاوید باجوہ نے کہا کہ پاکستان تمام مذاہب کا احترام کرتا ہے، پاکستان مذہبی سیاحت کے فروغ کی ضرورت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق وفد نے لاہور، مزار اقبال اور بادشاہی مسجد کا بھی دورہ کیا جبکہ واہگہ بارڈر پر پرچم اتارنے کی تقریب دیکھی علاوہ ازیں برطانوی سکھ فوجیوں نے اپنے مذہبی مقامات (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

اقلیتی ٹاسک فورس کا قیام ایک شعبدہ بازی ہے

اس فورس کے کوئی مثبت نتائج برآمد نہیں ہوں گے

سیالکوٹ (عاصم عاجز بھٹی، نمائندہ کرسچن ٹائمز) مسیحی تحریک بیداری کے مرکزی چیئرمین ڈاکٹر اعمانوئیل عادل غوری نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حال ہی میں وزیر اعظم شہباز شریف نے قومی اسمبلی کی سفارش پر اقلیتوں کو درپیش مسائل اور حقوق کے تحفظ کیلئے جو ٹاسک فورس تشکیل دی ہے اسے ایک سیاسی شعبدہ بازی کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جس کے کوئی مثبت نتائج برآمد نہیں ہوں گے کیونکہ اس ٹاسک فورس میں جو نمائندے شامل کئے گئے ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ایک سے زائد بار پارلیمنٹ کے رکن سلیکٹ ہو چکے ہیں لیکن اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے ان کی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یورپی اداروں نے پاکستان کو ایف اے ٹی ایف سے نکالنے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

لندن: دو تاریخی عمارتوں کو انہدام سے بچانے کیلئے مہم شروع

نوے فیصد رہائشیوں کے انہدام کے خلاف ووٹ دینے کے باوجود منصوبے پر عمل کیا جا رہا ہے؛ کمپینز

لندن (طلعت گل، نمائندہ سپیکر) دو تاریخی عمارتوں کو انہدام سے بچانے کیلئے ایک مہم کا آغاز ہو گیا ہے۔ سٹی آف لندن کارپوریشن (سی ایل سی) لندن کے باشن ہاؤس اور میوزیم آف لندن کی طرف سے دو تاریخی عمارتوں کو گرائے جانے اور ان کی جگہ پر 780000 سکوائر فٹ (72500 مربع میٹر) کے آفس بلاک بنانے کا عندیہ دینے کے بعد مقامی لوگوں نے ان تاریخی عمارتوں کو انہدام سے بچانے کے لئے ایک مہم شروع کر دی ہے - اس منصوبے کے خلاف تقریباً 90 فیصد رہائشیوں نے انہدام کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ مہم چلانے والے گروپ باربیکن کوارٹر ایکشن نے سی ایل سی پر زور دیا کہ وہ اس انہدام سے پیدا ہونے والے معاشی اور ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے اپنے پلانز پر نظر ثانی کرے۔ کارپوریشن کو لکھے گئے ایک کھلے خط میں کمپین گروپ نے واضح کیا ہے کہ اس کام سے کاربن ڈائی آکسائیڈ میں اضافہ ہوگا۔ سی ایل سی نے جو پلانز جمع کرائے تھے اس کے مطابق میوزیم کو ری لوکیٹ کیا جائے گا جبکہ باربیکن سینٹر جو 1970ء کی دہائی میں تعمیر ہوا تھا اور یہ گریڈ ٹو لسٹڈ ہے لیکن لوکل اتھارٹی نے میوزیم آف لندن اور باشن ہاؤس کیلئے 2019ء میں استثنیٰ حاصل کر لیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ان سائٹس کو بغیر کسی خوف کے مسمار کیا جا سکتا ہے حالانکہ انہیں لسٹڈ سٹیٹس دے کر محفوظ کیا گیا تھا جبکہ ان کیلئے استثنیٰ موجود ہے جو فی الحال 2024ء میں ختم ہو رہا ہے۔ (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

برطانیہ میں گھروں کی قیمتوں میں ساعشاریہ ایک فیصد کا اضافہ

قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں؛ لوگوں میں مارگیج برداشت کرنے کی ہمت جواب دے گئی

نیوکاسل (پرویز بھٹی، نمائندہ کرسچن ٹائمز) برطانیہ میں گھروں کی اوسط قیمتیں عام افراد کی آمدنی سے 7.1 گنا زیادہ ہیں۔ ہیلی فیکس بلڈنگ سوسائٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق گھروں کی مسلسل بڑھتی ہوئی قیمتیں صارفین کے لئے پریشانی کا باعث ہیں - اس وقت ایک عام گھر کی قیمت کورونا سے قبل یعنی 2020ء کے بعد سے 23928 سے 16.8 فیصد بڑھ گئی ہیں، آمدنی 2.7 فیصد بڑھ کر 38374 ہو گئی ہے۔ رواں سال کی پہلی سہ ماہی میں، برطانیہ میں ایک گھر کی اوسط قیمت 279431 پونڈز تھی، جبکہ کل وقتی کارکن کی سالانہ اوسط آمدنی کا تخمینہ 39402 تھا۔ لندن میں گھروں کی قیمتیں سب سے مہنگی ہیں جہاں جائیداد کی اوسط قیمت 534977 پونڈز ہے جبکہ مکان کی قیمت سے آمدنی کا (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

بھارت میں گستاخانہ بیانات کا ردعمل: ہندو درزی کا قتل

نئی دہلی (کرسچن ٹائمز نیوز) پولیس حکام کا کہنا ہے کہ ہندو درزی کو گستاخانہ بیانات کے ردعمل میں قتل کیا گیا۔ دو افراد ہندو درزی کی دکان پر کپڑے سلوانے کے بہانے آئے اور اسے دکان سے باہر لے جا کر قتل کر دیا۔ دونوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حکام نے ہندو درزی کے قتل کو دہشتگردی کا واقعہ قرار دے دیا۔ ہندو درزی کے قتل کے بعد مشتعل مظاہرین نے مسلمانوں کیخلاف جلوس نکالے۔ ان کے گھروں اور دکانوں پر حملے کئے اور آگ لگا دی۔ اودے پور میں کرفیو نافذ کر کے (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

جرمنی میں سیاسی پناہ گزینوں کے مرکز میں ایک شخص کا قتل

برلن (سپیکر نیوز) جرمنی میں سیاسی پناہ کے متلاشی تارکین وطن کے مرکز میں ایک شخص نے چاقو سے حملہ کر کے ایک شخص کو ہلاک اور 5 دیگر کو زخمی ہو گئے۔ واقعہ جرمنی کے جنوبی حصے میں جھیل کونسٹانس کے قریب واقع سیاسی پناہ کے مرکز میں رات گئے پیش آیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مشتبہ حملہ آور اسی مرکز کا رہائشی ہے۔ وقوعہ کی رات ملزم نے جھیل کونسٹانس کے قریب پناہ گزین کیمپ کے مختلف دروازوں پر دستک دی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

نئی دہلی پولیس نے مسلمان صحافی محمد زبیر کو نفرت پھیلانے کی الزام میں گرفتار کر لیا

محمد زبیر کیخلاف سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر شکایت سامنے لائی گئی تھی

نئی دہلی (کرسچن ٹائمز نیوز) بھارت کے دارالحکومت دہلی کی پولیس نے 2018ء کے ایک ٹوئٹ کو بہانہ بنا کر مسلمان صحافی محمد زبیر کو مذہبی منافرت پھیلانے کی الزام میں گرفتار کرے اور ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے ہیں۔ تاہم ان کی حراست کے مقام کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا گیا۔ یاد رہے کہ محمد زبیر کے خلاف سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر شکایت سامنے لائی گئی تھی۔ انہیں 2018ء میں ایک تصویر ٹوئٹ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ صحافی محمد زبیر کو سازش میں ملوث کرنے کی کوشش کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ بھارت کی کمیونسٹ پارٹی نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر صحافی محمد زبیر کو رہا کیا جائے نیز ریاست لوگوں کے مذہبی (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

برطانیہ میں آئندہ غیر محتاط ڈرائیونگ پر عمر قید کی سزا دی جا سکے گی

پولیس ' کرائم اینڈ کورٹس ایکٹ کے تحت نئی سزا کا نفاذ کر دیا جائے گا

مانچسٹر (سوئیکل جیکب، نمائندہ کرسچن ٹائمز) برطانیہ میں غیر محتاط ڈرائیونگ کے حوالے سے بنائے جانے والے نئے قوانین کے تحت حادثے کا شکار ہونے والے ڈرائیوروں کو عمر قید کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عدالتیں ایسے خطرناک ڈرائیوروں کو عمر قید کی سزا سنانے کے قابل ہوں گے جو غیر محفوظ ڈرائیونگ کرتے ہوئے شراب یا منشیات کے نشے میں ڈرائیونگ کرتے ہوئے کسی کو ہلاک کرتے ہیں۔ انہیں عمر قید کی سزا سنائی جا سکے گی۔ قبل ازیں غیر محتاط ڈرائیونگ کرتے ہوئے کسی کو ہلاک کرنے والے ڈرائیوروں کو زیادہ سے زیادہ 14 سال کی سزا ہو سکتی تھی۔ ڈرائیونگ قوانین میں یہ تبدیلی پولیس' کرائم اینڈ کورٹس ایکٹ کے تحت نافذ کی گئی ہے۔ جس کے تحت لاپرواہی سے گاڑی چلانے سے سنگین چوٹ پہنچانے کو ایک نیا جرم بنا دیا گیا ہے۔ یعنی جو ڈرائیور طویل مدتی یا مستقل زخم پہنچاتے ہیں انہیں بھی سخت سزائیں دی جائیں گی۔ نائب وزیر اعظم' لارڈ چانسلر اور سیکریٹری آف سٹیٹ فار جسٹس ڈومینک راب (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

اداریہ

اقلیتی ٹاسک فورس

پاکستان کے وزیر اعظم میاں شہباز شریف نے قومی اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے مطابق اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت اور نفاذ کیلئے منارٹی ٹاسک فورس کے قیام کی منظوری دے دی ہے۔ مجوزہ قرارداد قومی اسمبلی سے نو مئی 2022ء کو منظور کی گئی تھی۔ اس کمیٹی کا چیئرمین سندھ سے تحریک انصاف کے منحرف رکن قومی اسمبلی اور پاکستان ہندو کونسل کے سربراہ ڈاکٹر رمیش کمار واک وانی کو مقرر کیا گیا ہے۔ ٹاسک فورس کے سربراہ کا عہدہ وفاقی وزیر کے برابر ہوگا۔ کمیٹی کے دیگر اراکین میں اراکین پارلیمنٹ' سینیٹرز اور سابقہ ارکان شامل ہوں گے۔ کمیٹی اراکین اقلیتی معاملات میں مشاورتی کردار ادا کریں گے۔ ٹاسک فورس کے قیام کے نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ ٹاسک فورس سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں قائم کی گئی ہے جو اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے تمام امور کی نگرانی کرے گی نیز ٹاسک فورس اپنی کارکردگی اور پیش رفت پر وزیر اعظم کو سہ ماہی رپورٹ بھی پیش کیا کرے گی۔ مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن میں تمام صوبائی حکومتوں اور انتظامیہ سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران ٹاسک فورس کو مکمل اعانت اور مدد فراہم کریں۔ نوٹیفکیشن کے بعد ٹاسک فورس کے چیئرمین ڈاکٹر رمیش کمار نے ایک ٹویٹ میں کہا ہے کہ یہ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے نمائندوں نے اتفاق رائے سے اقلیتوں کے حقوق کے معاملے میں کوئی ٹھوس قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بطور چیئرمین ٹاسک فورس اقلیتوں کے احساس عدم تحفظ کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ اقلیتوں کو درپیش مسائل کے حل کیلئے سفارشات مرتب کی جائیں گی۔ معاشرے کے تمام مکاتب فکر کو ساتھ لے کر چلوں گا۔ اقلیتوں کے حوالے سے عالمی سطح پر پاکستان مخالف پروپیگنڈہ کا توڑ ٹاسک فورس کی ترجیحات میں سرفہرست ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عنقریب پارلیمنٹ کے ساتھ یوں سول سوسائٹی' ہیومن رائٹس ایکٹوسٹس' میڈیا کے دوستوں اور ڈپلومیٹس کے تعاون سے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے ایک نئی جدوجہد کا آغاز کروں گا۔ تاکہ اپنے ملک کا نام روشن کیا جا سکے۔

یاد رہے کہ اس ٹاسک فورس کے قیام کا حکم 2014ء میں اسوقت کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس تصدق حسین جیلانی نے دیا تھا۔ چیف جسٹس جیلانی نے 2013ء میں پشاور کے آل سینٹس چرچ میں بم دھماکے کے بعد از خود نوٹس لے لیا تھا جس میں اسی سے زائد افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ 32 صفحات پر مشتمل فیصلے میں کہا گیا تھا کہ اقلیتوں کی عبادت گاہوں میں حملے کی روک تھام' اقلیتوں کو صوبائی اور مرکزی کوٹوں میں شامل کرنے جیسے دیگر معاملات غور کیا جائے۔ سپریم کورٹ ہی کے حکم پر ایک اقلیتی کمیشن بھی کام کر رہا ہے۔ جس کے سربراہ شعیب سڈل ہیں۔ اس کمیشن میں صرف شعیب سڈل ہی ہیں اسلئے اسے ون مین کمیشن بھی کہا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ سابقہ حکومت میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور نور الحق قادری کی جانب سے وزارت مذہبی امور کی سفارت پر وفاقی کابینہ کو بھیجی گئی ایک سمری کو وفاقی کابینہ نے منظور کر لیا جس کے بعد ایک قومی اقلیتی کمیشن کی تشکیل کی گئی جس میں سندھ سے تعلق رکھنے والے ہندو برادری کے چیلا رام کیولانی اس کمیشن کے چیئرمین مقرر کیا گیا جبکہ اس کمیشن میں ہندو اور مسیحی برادری سے تین تین اور سکھ برادری سے دو جبکہ کیلاش اور پارسی برادری سے ایک ایک رکن کو شامل کیا گیا۔ سمری کے مطابق مفتی گلزار نعیمی اور مولانا عبدالخبیب آزاد مسلم رکن ہوں گے جبکہ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین بھی کمیشن کے رکن ہوں گے۔ وزارت مذہبی امور بین المذاہب کے سیکرٹری قومی اقلیتی کمیشن کے سیکرٹری کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ اس طرح اس اقلیتی کمیشن میں چار مسلم حضرات بھی شامل ہیں۔ دوسری جانب ون مین کمیشن کے سربراہ شعیب سڈل اس کمیشن کے خلاف سپریم کورٹ جا چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ کمیشن سپریم کورٹ کے حکم اور منشاء کے مطابق تشکیل نہیں دیا گیا۔ اب موجودہ اسمبلی کی سفارش پر وزیر اعظم ایک اور اقلیتی ٹاسک فورس قائم کر چکے ہیں۔ یوں اقلیتوں کے حقوق کیلئے اس وقت تین کمیشن موجود ہیں۔ جہاں تک سپریم کورٹ کے حکم پر بنائے گئے ون مین کمیشن اقلیتوں کے مسائل کی نشاندہی اور حل کے حوالے سے ان کی کاوشیں قابل تحسین ہیں جس کا اظہار انہوں نے بارہا سپریم کورٹ کے روبرو کیا ہے۔ تحریک انصاف کی حکومت نے وزارت مذہبی امور کی سفارش پر قومی اقلیتی کمیشن تشکیل دیا جس کے سربراہ چیلا رام کیولانی ہیں اس کمیشن میں چار معزز اور محترم مسلم سکالرز کو غالباً اس لئے شامل کر دیا گیا ہے تاکہ ان کی موجودگی میں اقلیتی ارکان اقلیتوں کے ہومیو پیتھک مسائل پر ہی گفتگو کر سکیں۔

پاکستان میں دلت کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے پیپلز پارٹی کے رکن اسمبلی سریندر ولاسائی کا کہنا ہے کہ اس کمیشن میں دلت کمیونٹی کا کوئی نمائندہ شامل نہیں کیا گیا۔ ان کے یہ بھی کہنا ہے کہ اقلیتوں کی کل آبادی کی نصف تعداد دلت برادری کی ہے۔ ان کو نظر انداز کرنا انتہائی نامناسب عمل ہے۔ اب موجودہ حکومت نے بھی منارٹی ٹاسک فورس کے نام سے ڈاکٹر رمیش کمار واک وانی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے دیا ہے۔ اس ٹاسک فورس کے قیام کے بعد یہ نہیں بتایا گیا کہ اب پچھلی دو کمیٹیوں یا کمیشنوں کا مستقبل کیا ہوگا اور موجود ٹاسک فورس کی ترجیحات کیا ہوں گی۔ کیا یہ ٹاسک فورس اغواء اور جبری تبدیلی مذہب کی روک تھام کیلئے کوئی ٹھوس قانون سازی کروا سکے گی۔ اس کے علاوہ مذہبی تعصب کا خاتمہ' اقلیتی کوٹوں کے مطابق ملازمتوں کا حصول اور آئے دن مذہبی عبادت گاہوں پر حملوں جیسے واقعات کی روک تھام کیلئے کچھ کر سکے گی۔ اس کے علاوہ اقلیتوں کیلئے آج کا سب سے بڑا مسئلہ اقلیتوں کو اپنے نمائندے خود چننے کے حق کا حصول ہے اور یہ ٹاسک فورس کیلئے ایک بہت بڑا امتحان ہے۔

مسیحی لیڈر۔۔۔ حالتِ زار

مسیحی لیڈر نہ مر سکے ان کی قوم مرنے پہ چل پڑی ہے
مسیحی لیڈر جو چر چکے ان کی عقلی چرنے پہ چل پڑی ہے
مسیحی لیڈر سے کہہ زندانی وہ اب چیونٹی سے عقلی مانگیں
چیونٹی بروقت اپنی خورش فراہم کرنے پہ چل پڑی ہے

شاعر سپیکر
سلامت بریعہ زندانی

ریل کی پرائیویٹ کمپنیاں چھانٹیوں کا خوف پیدا کر کے مزدوروں کا استحصال کر رہی ہیں

سات فیصد تک تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر ریل ورکروں کی ہڑتال بالکل جائز ہے؛ ہم اس کی حمایت کرتے ہیں

عوامی ورکرز پارٹی نے ریل ورکرز کے استحصال کی کاروائیوں کی شدید مذمت اور ریل ورکرز کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کر دیا

لیڈز (پرویز فتح رنمائندہ سپیکر) عوامی ورکرز پارٹی برطانیہ نے ریلوے ورکرز ہڑتال کی بھرپور حمایت اور ان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ 7 فیصد تنخواہ بڑھانے کا مطالبہ افراط زر کی شرح سے کم اور بالکل جائز ہے۔ ریلوے بنیادی انسانی ضرورت ہے، اسے قومی ملکیت میں لے کر عوام کو مناسب دام پر سہولت فراہم کی جائے۔ پرائیویٹ کمپنیاں چھانٹیوں کا خوف پیدا کر کے ریلوے ملازمین کا استحصال کر رہی ہیں۔ عوامی ورکرز پارٹی برطانیہ، ساؤتھ ایشین پیپلز فورم، پریس کلب آف پاکستان یو کے، خواتین کی سماجی برابری کی تنظیم دیوا، اور انڈین ورکرز ایسوسی ایشن نے ریلوے ملازمین اور ان کے تنظیم آر ایم ٹی یونین کے ساتھ اس ہڑتال پر بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی بے حسی، ریل مالکان اور یونین کے درمیان ڈیل بننے اور معاملات طے کروانے سے انکاری ہو گئی ہے کیونکہ ٹوری حکومت کی عوام دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اپنے ایک مشترکہ بیان میں بریڈفورڈ کے سابق لارڈ میئر محمد عجیب، ساؤتھ ایشین پیپلز فورم کے کوآرڈینیٹر پرویز فتح، عوامی ورکرز پارٹی برطانیہ کے صدر محبوب الٰہی بٹ، خواتین کے تنظیم دیوا کی راہنما نزہت عباس، ٹی یو سی کے سابق صدر محمد تاج، انڈین ورکرز ایسوسی ایشن برطانیہ کے صدر دیال سنگھ بھاگڑی، بزرگ سوشلسٹ راہنما عبدالرشید سرابھا، نامور ترقی پسند ادیب و صحافی ظفر تنویر، عوامی ورکرز پارٹی برطانیہ کے جنرل سیکرٹری لالہ محمد یونس، ساؤتھ ایشین پیپلز فورم کے سرون سنگھ، پریس کلب آف پاکستان برطانیہ کے صدر پرویز مسیح، سابق لارڈ میئر راجہ غضنفر خالق، پروفیسر محسن ذوالفقار، صغیر احمد، عباس ملک، ذاکر حسین ایڈووکیٹ، مسیحی عوامی پارٹی کے صدر شفیق الزمان اور امتیاز علی گوہر نے ریلوے کمپنیوں کی بلیک میلنگ، پرائس ہیکنگ، کم اجرت اور چھانٹیوں کے پلان کی مذمت کرتے ہوئے ریلوے ملازمین کی ہڑتال کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئے روز بڑھتی ہوئی مہنگائی نے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ ریلویز (بقیہ اندرونی صفحہ پر)

ترقی پسند جماعتوں کا اتحاد یونائیٹڈ ڈیموکریٹ فرنٹ کا قیام

سامراج قرضوں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور اسٹیبلشمنٹ سے سیاست کو پاک کیا جائے

پاکستان میں زرعی اصلاحات نافذ کی جائیں اور زمینیں مزارعوں میں تقسیم کی جائیں؛ یونائیٹڈ ڈیموکریٹ فرنٹ کا مطالبہ

لیڈز (پرویز فتح رنمائندہ سپیکر)۔ ترقی پسند، سیکولر، جمہوری جماعتوں نے یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ قائم کر لیا۔ سامراجی قرضوں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور اسٹیبلشمنٹ سے سیاست کو پاک کرنے کا عزم۔ زرعی اصلاحات نافذ کر کے زمین کسانوں، کھیت مزدوروں اور مزارعوں میں تقسیم کریں گے اور ملک کو اناج میں خود کفیل بنائیں گے۔ لینڈ مافیاز اور قبضہ گیروں کو لگام دیں گے۔ تمام محنت کش اور محنت کار عوام کو ان کی زندگی کے بنیادی حقوق کی ضمانت دیں گے۔ قومی جبر کا خاتمہ، پاکستان کو کثیر القومی ریاست تسلیم اور حقیقی جمہوری وفاق کا قیام عمل میں لائیں گے۔ صنفی جبر کی تمام اقسام اور پدرسری نظام کا خاتمہ کریں گے۔ مذہب کی سیاست سے علیحدگی اور تمام مذہبی اقلیتوں کا سیاسی و معاشی تحفظ (بقیہ اندرونی صفحہ پر

عوامی ورکرز پارٹی کی میزبانی میں "متبادل سیاسی نظام" کے لیے بلائی گئی "آل پارٹیز پیپلز کانفرنس" میں بائیں بازو کی 23 جماعتوں، ٹریڈ یونینوں، طلباء و خواتین تنظیموں کی اتحاد میں بھرپور شرکت

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

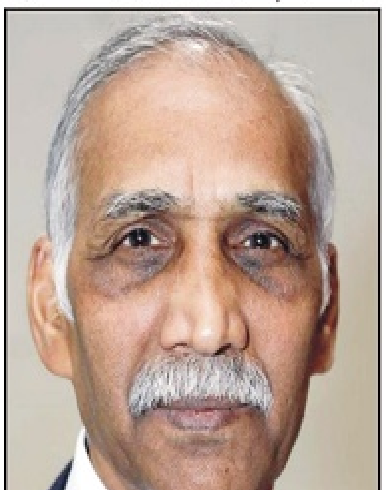

تحریر: چوہدری پرویز مسیح مٹو

پاکستانی کرکٹ ٹیم نے 1992ء کا ورلڈ کپ جیت کر کرکٹ کے شائقین پاکستانیوں کو بہت خوش کیا جس پر آج بھی پاکستانی قوم فخر کرتی ہے۔ اس وقت کی کرکٹ ٹیم کے کپتان سابق وزیر اعظم عمران خان تھے۔ ساری ٹیم کی کارکردگی بہت اچھی تھی۔ تب ہی یہ کامیابی حاصل ہوئی لیکن عمران خان نے اس کپ کو اپنی ذاتی جیت قرار دیتے ہوئے بقول نجم سیٹھی اس کپ کو اپنی والدہ کے نام کر دیا۔ وہ یہ بھول گئے کہ یہ ساری پاکستانی ٹیم کی فتح ہے۔ بہر کیف جو عمران خان کے دل میں آیا کہہ دیا۔ جیسا کہ وہ آئے روز بغیر وجہ یا مقصد کے 'کوئی نیا شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں۔ ساتھ ہی کرکٹ ٹیم سے ریٹائرمنٹ کا بھی اعلان کر دیا۔ لیکن اس شہرت اور اپنے سپر سٹار ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی والدہ کے نام پر کینسر ہسپتال بنانے کیلئے فنڈ ریزنگ شروع کی۔ جس میں اندرون و بیرون ممالک سے لوگوں نے ایک اچھے کام کیلئے دل کھول کر عطیات دیئے۔ اس وقت کی حکومت اور انتظامیہ نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ بہر حال شوکت خانم ہسپتال جو آج دکھی انسانیت کی خدمت کر رہا ہے اس میں عمران خان کی شخصیت کو کریڈٹ جاتا ہے۔

اس اچھے کام اور ریٹائرمنٹ میں کیا محرکات کارفرما تھے' لوگوں کے مبینہ بیانات اور بعد کے حالات و واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سب میں کہیں نہ کہیں 'کوئی نہ کوئی ادارہ یا طاقتور لوگ ملوث تھے جنہیں نیا اور من پسند چہرہ درکار تھا۔ جنہوں نے اتنی لمبی پلاننگ کی اور عمران خان کو پاکستان کا مسیحا یا نجات دہندہ کے طور پر متعارف کروایا۔ جس میں سابق چیف جسٹس میاں ثاقت نثار نے فارن فنڈنگ کیس اور بنی گالہ کے کیس ہوتے ہوئے بھی انہیں "مقدسیت" کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ ہم اس وقت خان صاحب کے یورپ اور امریکہ کے قصوں کا تذکرہ نہیں کرتے جو انگلینڈ اور امریکہ کے اخبارات میں ان کے حوالے سے شائع ہوتے رہے اور نہ ہی سیتا وائٹ اور اس کی معصوم بیٹی کا ذکر کریں گے جو جمائمہ اور اس کے بیٹوں کے ساتھ انگلینڈ میں مقیم ہے۔ جسے امریکہ لاس اینجلس کورٹ نے عمران خان کی بیٹی قرار دے رکھا ہے۔ نہ ہی ہم ان پی ٹی آئی کے سپورٹرز جرنیلوں کی بات کریں گے جنہوں نے تابعداری میں آئین شکنوں کا ساتھ دیا۔ آج وہ پاکستانی قوم کو آئین' قانون' غیرت اور محب الوطنی کا درس دے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصبات کو بڑھانے والوں کے ساتھ تھے۔ پاکستانی عوام کو سچائی اور تعلیم سے دور رکھا گیا۔ ملک میں ملکی نصاب سے ہٹ کر مذہبی مدرسے قائم کروائے جو آج تک یکے بعد دیگرے سیاسی حکومتوں کو گرانے میں شامل ہیں۔ خان کو ملکی استقامت یا امن و امان کی پرواہ نہیں۔ سابق کھلاڑی ہونے کے باوجود قوت برداشت اور حوصلہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ سے وہ معاشی طور پر پھنسے ہوئے پاکستان کو اس میں سے نکالنے کی بجائے ملک کی معیشت اور خارجی حالات کو خراب کرنے کی لگاتار کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ملک میں افراتفری کو بڑھایا جا رہا ہے۔ پاکستانی عوام بھی آج تک سمجھنے سے قاصر ہیں کہ پاکستان ہے تو ہم ہیں اور وزیر اعظم بھی ہوں گے۔ پاکستانی معیشت سنبھلے گی تو ملک میں سے مہنگائی اور بیروزگاری کم ہوگی۔ سیاسی استحکام ہوگا تو ملکی صنعتیں کام کر سکیں گی۔ یا پھر بیرون ملک سے سرمایہ کار پاکستان میں سرمایہ کاری کریں گے۔

ملک کو چلنے دیں' اس کی معیشت اور سالمیت سے مزید کھلواڑ نہ کریں۔ پی ٹی آئی کے پاس جیسے بھی تھا تقریبا چار سال کا وقت تو تھا۔ اس میں یہ کچھ نہیں کر پائی۔ یہاں تک کہ اسٹیبلشمنٹ تک کو ساتھ نہیں رکھ سکی۔ جھوٹے منصوبوں کا محترم شور کرتے تھے کہ میرے پاس دو سو ایکسپرٹس پر مشتمل ٹیم ہے۔ میرے پاس پاکستان کے عوام کیلئے بہت اچھے منصوبے ہیں۔ ایک کروڑ نوکری اور پچاس لاکھ گھروں کی بات تو ہوا ہو گئی۔ وہ سب تو کہیں نظر نہیں آئے ہاں البتہ جن بیساکھیوں پر چل کر محترم آئے تھے وہ نیچے سے کھسک گئیں۔ انکی بھی مجبوری ہے وہ بیچاری ملکی معیشت اور خارجی حالات کی زد میں ہیں۔ انہیں بھی اپنے پیٹ کے لالے پڑ گئے کیونکہ انہیں سمجھ آ گئی کہ بداخلاقی اور مذہبی چورن سے ملکی معیشت نہیں سنبھل رہی۔ یہ سنبھلنے کی بجائے خراب ہو رہی ہے۔ لہٰذا ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچایا جائے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اسٹیبلشمنٹ نے فیصلہ کیا کہ پی ڈی ایم اگر آتی ہے تو آنے دیں شاید کوئی بہتری نکل آئے۔ ہوسکتا ہے کہ اب یہ گروپ اپنے ذاتی اور سیاسی لالچ کو بھول کر ملکی معیشت اور خارجی حالات میں بہتری لے ہی آئے۔ آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا۔

SPEAKER
Manchester/ Gujrat
روزنامہ سپیکر مانچسٹر گجرات

30 June 2022

اداریہ

گجرات کے چوہدری خاندان کا خاتمہ

جب نظام میں خرابی پیدا ہو جائے تو پھر وہ آہستہ آہستہ تنزلی کی طرف سفر کرتا ہے- دنیا نے دیکھا کہ یہاں بہت بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہوئیں لیکن آخر وہی ہوا کہ وقت کے ساتھ وہ قصہ پارینہ ہو گئیں- ان کا ذکر صرف تاریخ کی کتابوں تک محدود ہر کر رہ گیا- قیصر وکسریٰ تو خیر بہت پرانی بات ہے جبکہ برصغیر کی مغل سلطنت بھی کسی حد تک پرانی ہی ہو چکی ہے- دور حاضر میں شہنشاہ ایران کی مثال دنیا کے سامنے ہے- یاد پڑتا ہے کہ جب پولیٹکل سائنس میں ''شہنشاہیت'' کا باب پڑھایا جاتا تھا تو واضح کیا جاتا تھا کہ بادشاہتیں دو قسم کی ہوتی ہیں- ایک برائے نام بادشاہت جس میں بادشاہ کی حیثیت محض اعزازی ہوتی ہے اور کاروبار حکومت میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا- مثلاً برطانیہ کی بادشاہت جس میں ملکہ کا کارزار حکومت میں کوئی عمل دخل نہیں لیکن وہ پھر بھی ملک کی مالک گنی جاتی ہے- دوسری قسم مطلق العنانیت ہے جیسے کہ شہنشاہ ایران جس میں طاقت کا ارتکاز صرف بادشاہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے- جو بات بادشاہ کہہ دے وہی اس ملک کا قانون ہوتا ہے اور جسے بادشاہ جتنا چاہے نواز دے اس سے کوئی حساب نہیں لے سکتا اور نہ اس پر کوئی سوال اٹھ سکتا ہے- تاہم دنیا نے دیکھا کہ اس بادشاہ کو ایک وقت میں کہیں پناہ نہ مل سکی اور وہ کسمپرسی کی حالت میں فوت ہوا- اس بات کو میاں محمد بخشؒ عارف کھڑی نے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے:-

بڑے بڑے میں ڈھیندے ویکھے زور آور ستھرانے
بیوقوفاں دے نوکر چاکر دانش مند سیانے

پاکستان میں گجرات کا علاقہ ایک وقت میں نواب سر فضل علی کی جاگیر شمار ہوتا تھا- ان کی مرضی کے بغیر کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی تھی- ایسے میں پولیس کے ایک برطرف سپاہی چوہدری ظہور الٰہی اچانک میدان سیاست میں آئے تو ان کی جاٹ برادری نے ان کا مکمل ساتھ دیا- پھر چوہدری ظہور الٰہی کے روپ میں نواب خاندان کی اپوزیشن کا ایک ایسا مہرہ مل گیا جسے وہ کاروبار میں چھوٹا موٹا فائدہ دے کر نواب خاندان کے خلاف استعمال کرتے اور جونہی نواب خاندان کے ساتھ ان کا گٹھ جوڑ ہو جاتا تو چوہدری ظہور الٰہی کو کھڈے لائن لگا دیا جاتا- چند ایک ایسے تجربات کے بعد چوہدری ظہور الٰہی کو محسوس ہوا کہ وہ تو محض ایک مہرہ ہیں جن کو صرف استعمال کیا جاتا ہے- چنانچہ انہوں نے اب کی بار سیاست میں مضبوط گٹھ جوڑ کیا- اس دوران چوہدری ظہور الٰہی سیاسی فائدے کے ساتھ مالی اور کاروباری فائدے حاصل کر کے ایک کاروباری فگر بھی بن چکے تھے- انہوں نے اپنے بھائی چوہدری منظور الٰہیؒ بھتیجے چوہدری تجمل حسین اور خاندان کے دوسرے افراد کو بھی اس کاروبار میں شامل کر لیا- اب کاروبار کو زیادہ تر ان کے بھائی چوہدری منظور الٰہی اور بھتیجے چوہدری تجمل حسین سنبھالتے تھے جبکہ چوہدری ظہور الٰہی کل وقتی سیاستدان بن گئے- انہوں نے نوابزادہ خاندان کی گجر برادری کے جواب میں اپنی جاٹ برادری کا کارڈ کامیابی کے ساتھ کھیلا- ان کا بڑا مقابلہ گجر برادری کے ساتھ تھا جس کے اتحاد کو توڑنے کیلئے انہوں نے بے دریغ پیسے کا استعمال کیا- گجرات شہر کی کشمیری برادری کو وہ اپنے لئے خطرہ سمجھتے تھے- گجرات پنجاب بس کی حصہ داری میں پگانوالہ خاندان اور میاں اکبر خاندان کی چپقلش کیا پیدا ہوئی کہ انہوں نے اس کو خوب ہوا دی اور یہ مخالفت میاں محمد اکبر اور ان کے بھائی میاں مسعود کے قتل پر ختم ہوئی- انور سماں جاٹ برداری میں ان کے زبردست حریف ثابت ہوئے- تاہم سماں خاندان میں اختلافات کو اتنی ہوا دی کہ وہ محمد انور سماں کے قتل پر بھی ختم نہ ہوئے- چوہدری ظہور الٰہی نے سیاست میں کمائی ہوئی دولت کو سیاست میں ہی استعمال کرنا شروع کر دیا اور ہر اس شخص کو خرید اجو خریدا جا سکتا تھا-

وہ فوری طور پر گجرات کی سیاست میں کسی بلند سیاسی مقام تک تو نہ پہنچ سکے اور انہیں سیاسی میدان میں پے در پے شکستیں ہوئیں لیکن انہوں نے ہار نہ مانی اور 1970ء کے انتخابات میں وہ نوابزادہ کرنل اصغر علی خان کو شکست دے کر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے- یہاں سے ان کی سیاست کا ایک نیا دور شروع ہوا- بھٹو ان سے خاصے الرجک تھے اور انہوں نے ظہور الٰہی کو کھڈے لائن لگانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور ان پر مختلف مقدمے بنا کر انہیں پابند سلاسل کر دیا- تاہم ظہور الٰہی ثابت قدم رہ کر یہ صعوبتیں جھیلتے رہے- جب جنرل ضیاء الحق نے بھٹو کا تختہ الٹا تو چوہدری ظہور الٰہی کو رہائی نصیب ہوئی- انہوں نے جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کو خوب سپورٹ کیا اور اس کی قیمت بھی انہیں ملی- تاہم ایک وقت آیا کہ چوہدری ظہور الٰہی کو قتل کر دیا گیا تو یہ خیال پیدا ہوا کہ انہوں نے اپنی متبادل قیادت تو تیار کی ہی نہیں- تاہم جنرل ضیاء الحق نے ظہور الٰہی خاندان کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دیا اور چوہدری شجاعت حسین کو وفاقی وزیر بنا کر اس خاندان کو سیاست میں زندہ رکھنے کیلئے ایک پلیٹ فارم مہیا کر دیا- تاہم چوہدری شجاعت حسین طبعاً ایک شریف اور تحمل مزاج انسان ہیں- وہ سیاست کی داؤ پیچ نہیں جانتے تھے- اس موقع پر انہوں نے اپنے کزن اور بہنوئی چوہدری پرویز الٰہی کو بھی سیاست میں اپنا حصے دار بنایا اور گجرات ضلع کونسل کے انتخابات میں انہیں آگے لائے- کچھ اسٹیبلشمنٹ کا ساتھ اور کچھ چوہدری منظور الٰہی اور چوہدری تجمل حسین کی حکمت عملی کہ چوہدری پرویز الٰہی ضلع کونسل کے چیئرمین بن گئے- آہستہ آہستہ چوہدری وجاہت حسین اور چوہدری شفاعت حسین بھی جوان ہوئے تو وہ بھی سیاست میں آ گئے- گھر کے افراد زیادہ ہوئے تو گجرات کے انتخابی حلقے ان کیلئے کم پڑ گئے جبکہ ہر ''چوہدری'' الیکشن لڑنے کو تیار تھا- اس دوران چوہدری تجمل حسین جو ہمیشہ سے خاندان کیلئے قربانی دیتے آئے تھے اور ہر ہارنے والی سیٹ پر الیکشن لڑ کر خاندان کو سپورٹ دیتے تھے کے بیٹے کو بھی ایک ایسی ہی سیٹ پر الیکشن لڑنے کا حکم دیا گیا تو چوہدری تجمل حسین پھٹ پڑے کہ ہر ہارنے والی سیٹوں پر انہی کے خاندان کو کیوں الیکشن لڑوایا جاتا ہے- مبینہ طور پر چوہدری وجاہت حسین نے بدتمیزی کرتے ہوئے چوہدری تجمل حسین سے یہاں تک کہہ دیا کہ ''توں شے کیہہ ایں'' - جواب میں چوہدری تجمل حسین نے دکھ سے کہا کہ ''تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ میں کیا چیز ہوں- تمہارے خاندان کو پاؤں پر کھڑا کرنے والا میں ہی ہوں-'' یہی روش خاندان کے نفاق میں خشت اول ثابت ہوئی جبکہ خاندان میں یہی دراڑ چوہدری شبیر آف نت کے قتل کے باعث مزید گہری ہو گئی- چوہدری شبیر آف نت چوہدری ظہور الٰہی کے کزن چوہدری سکندر مرحوم کے بیٹے اور چوہدری خاندان کی آبائی یونین کونسل نت کے چیئرمین تھے- وہ خاندان کے اندر چوہدریوں کیلئے بہت مددگار تھے لیکن ایک موقع پر ان کو چوہدری خاندان کی طرف سے نظر انداز کئے جانے کی شکایات پیدا ہونا شروع ہو گئیں اور یہ شکایات ان کے چوہدری خاندان کے ساتھ اپنی وفاداریاں ختم کرنے کا باعث بنیں

- ایک وقت آیا کہ چوہدری تجمل حسین نے ظہور پیلس میں دیوار کھڑی کر کے اپنے اثاثے چوہدری خاندان سے الگ کر لئے- پھر آہستہ آہستہ چوہدری خاندان میں اختلافات کی دبی دبی خبریں آنا شروع ہو گئیں لیکن چوہدری شجاعت حسین کی تحمل مزاجی تھی کہ یہ خبریں باہر نہ نکل سکیں- تاہم وہ وقت بھی آ گیا جب ان سارے کزنوں اور بھائیوں کے بچے بھی جوان ہو گئے اور سیاست میں آئے- پھر قیادت کا جھگڑا بھی سامنے آنے لگا- کزنوں کی روایتی چپقلش کے باعث ہر ''چوہدری'' نے محض خود کو نمایاں کیا اور چوہدری ظہور الٰہی خاندان کے نام کو پیچھے چھوڑ دیا- ٹھنڈی ٹھنڈی اس آگ کو ہوا اس وقت ملی جب عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی تو چوہدری خاندان دو حصوں میں تقسیم ہو گیا- یوں ق لیگ بھی تقسیم ہو گئی- عمران خان کے خلاف عدم اعتماد تو محض ایک بہانہ تھی ورنہ اختلافات تو کافی عرصے سے پیدا ہو چکے تھے- اب تو کھل کر سامنے آئے ہیں-

ایک مفکر نے کہا تھا کہ اقتدار کسی کا سگا نہیں ہوتا- جب تک سیاستدان کا کنٹرول رہتا ہے وہ اقتدار میں رہتا ہے اور جونہی اس کا کنٹرول ختم ہوتا ہے تو اقتدار کسی اور کو دیکھ لیتا ہے- پچاس کی دہائی میں چوہدری ظہور الٰہی نے جس خاندان کی بنیاد رکھی تھی وہ آج ختم ہو چکا ہے- ظاہر ہے کہ جب ایک خاندان کو اقتدار ختم ہو گا تو پھر ہی دوسرے کو موقع ملے گا سیاست میں آگے آنے کا- دیکھیں کہ اب آگے کیا ہوتا ہے- ایسے لگ رہا ہے کہ ''اب ٹوٹ گریں گی زنجیریں اب زندانوں کی خیر نہیں'' والا معاملہ ہو گا- خاندانوں کی سیاست ختم ہو گی تو عام آدمی کو آگے آنے کا موقع ملے گا- ''بات چل نکلی ہے اب دیکھیں کہاں تک پہنچے''-

مجلس ادارت

چیف ایگزیکٹو	مقبول الٰہی بٹ
چیف ایڈیٹر	محبوب الٰہی بٹ
ایڈیٹر	لویزہ محبوب بٹ
مینجنگ ایڈیٹر	معیزہ محبوب بٹ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر لندن	نعیم واعظ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر (نیو کاسل)	سیمسن جاوید
ریذیڈنٹ ایڈیٹر گجرات	وسیم اشرف بٹ
ریذیڈنٹ ایڈیٹر لاہور	نعیم اشرف بٹ

بیورو چیف

مانچسٹر	چوہدری پرویز مسیح مٹو	اٹلی	جیم فے غوری
فرانس	حمید چوہدری	یارکشائر	وکٹر جان

نمائندگان

طارق محمود بھٹی	بولٹن	سرفراز تبسم	لیسٹر
راجہ عباس مصور	اولڈہم	پرویز اختر	گلاسگو
غلام رسول شہزاد	راچڈیل	ڈاکٹر پرویز بھٹی	نیوکاسل
مظہر چوہدری	بلیک برن	جاوید عنایت	پریس فوٹوگرافر (لیسٹر)
سلیم گل	نیلسن		

SPEAKERS (MCR) LIMITED
321 Dickenson Road
Longsight, Manchester. M13 0NR
Tel: 0161 225 5454
Mob: 07930 573129

Office Gujrat: Hilal-e-Ahmar Building, Gulzar-e-Madina Road Gujrat. Mob: 0300-6235794

Email us: Weeklyspeaker@yahoo.co.uk
speakernewspaper@gmail.com

www.speakernewspaper.com
www.speakernews.co.uk
www.twitter.com/speakernews
www.facebook.com/speakernews

Designing by :
Graphics Inn Advertiser
Furqan Shahid
+92 300 6287596
+92 333 6287595

جگ بیتی۔۔۔آپ بیتی

دوسری قسط

پاکستان ٹیلی ویژن پر اشتہار چل رہا تھا۔ اناؤنسرز کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم بی اے۔ عمر 18 سے 25 سال کے درمیان۔ میرے شوہر نے میری طرف سے درخواست لکھ کر جمع کروا دی۔ جس دن انٹرویو، آڈیشن کا لیٹر آیا۔ میں یونائٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں داخل تھی۔ میری بیٹی "حنا" پیدا ہوئی تھی۔ شوہر نامدار کا اصرار تھا کہ مجھے آڈیشن کے لیے جانا چاہیے جبکہ ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ میں اجازت نہیں دے سکتی۔ آپ اپنے رسک پر لے جا سکتے ہیں۔ بہر حال اگلے روز میں حنا کو سن آباد اپنی امی کے پاس چھوڑ کر آڈیشن کے لیے پہنچی۔ پاکستان ٹیلی ویژن لاہور سنٹر میں ایک ہفتہ سے آڈیشن چل رہے تھے۔ 400 خواتین کے آڈیشن ہوئے جن میں سے صرف تین خواتین سلیکٹ ہوئیں۔ حمیرا رسول۔ شائستہ علاؤالدین اور میں۔

دوسرے روز سے ہماری ٹریننگ شروع ہوئی جو ٹیلی ویژن لاہور سنٹر کے جنرل منیجر زمان خان کی بیگم رعنا سید کروا رہی تھیں۔ شائستہ علاؤالدین کے والد پاکستان فلم انڈسٹری کے نامور اداکار تھے۔ وہ آ کر شائستہ کو واپس لے گئے۔ ان دنوں اداکار علاؤالدین کے زوال کا دور تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ لوگ کہیں گے اب باپ کو کام نہیں ملتا تو اس نے بیٹی کو شوبز میں بھیج دیا ہے۔ ہم سے پہلے لاہور سنٹر پر تین خواتین اناؤنسرز تھیں۔ شوکیہ تھانوی جو اس وقت شوکیہ الطاف کہلاتی تھیں (بعد ازاں ظہیر میک اپ آرٹسٹ سے شادی کر کے شوکیہ ظہیر بن گئیں)۔ بندیا اس سے پہلے اسی سنٹر سے روبینہ النحاش کے نام سے انگریزی میں خبریں پڑھا کرتی تھیں۔ بندیا نے زمانہ طالب علمی میں ایک فلسطینی طالب علم احمد النحاش سے شادی کی تھی جس سے اس کا ایک بیٹا بھی تھا۔ احمد النحاش فلسطین جانے کے بعد واپس نہیں آیا اور اس نے روبینہ سے بھی رابطہ نہیں رکھا۔ (بندیا کی شکل پی ٹی وی کے جنرل منیجر زمان، جن کا تعلق مشرقی پاکستان سے تھا کی سابقہ بیگم ریشماں سے ملتی تھی۔ جو فلمی اداکارہ تھیں)۔ فریحہ، کشور ناہید کے شوہر یوسف کامران کی بھانجی تھیں۔ فریحہ بھی چھوڑ کر چلی گئی۔ اب ہم چار اناؤنسرز تھیں۔ پہلے پہل مجھے اور حمیرا رسول کو شام کو بچوں کے کارٹونوں کی اناؤنسمنٹ دی گئی۔ ان دنوں "سکس ملین ڈالر مین" بہت مقبول تھی۔ اتفاق سے اس کی اناؤنسنگ میرے حصے میں آتی۔ ایک بار اس وقت کی معروف فلمی اداکارہ ممتاز سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا ہمارے گھر کے بچے آپ کا انتظار کرتے ہیں۔ میری حیرت پر انھوں نے بتایا کہ وہ "سکس ملین ڈالر مین" دیکھنے کے لیے ٹی وی کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ جوں ہی آپ دکھائی دیتی ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں۔

کچھ دنوں بعد ہمیں مکمل ٹرانسمیشن دے دی گئی۔ ٹرانسمیشن کے آغاز سے اختتام تک سارے پروگرام بتانے پڑتے جن کو زبانی

یاد کرنا لازمی تھا۔ حنا کو میری امی، ڈیڈی اور بہن بھائی پال رہے تھے۔ مجھے اس کے پاس جانے کا بہت کم وقت ملتا۔ میں سسرال میں رہتی تھی۔ ایک دن حنا کو گھر لے آئی۔ ڈیوٹی سے گھر پہنچی تو بچی مسلسل رو رہی تھی۔ اس کو ساس نندوں کے حوالے کر کے گئی تھی۔ بچی کسی طرح چپ نہیں ہو رہی تھی۔ بھوکی تھی مگر فیڈر کو دیکھ کر رونے لگ جاتی۔ میں اس کو گھر کے قریب ڈاکٹر صدیق کے کلینک پر لے گئی۔ انھوں نے معائنہ کر کے بتایا کہ حنا کے منہ میں چھالے ہیں۔ کسی نے زیادہ گرم دودھ پلا دیا ہے۔ بہر حال اس نے دوائی دی جس سے بچی کو سکون آیا اور اس نے تھوڑی دیر بعد دودھ پی لیا۔ میں حنا کو دوبارہ اپنی امی کے پاس چھوڑ آئی۔

چار مہینہ بعد پولیس کی نوکری مل گئی۔ فائنل انٹرویو کے بعد بتایا گیا کہ اگلے دن پولیس لائنز قلعہ گوجر سنگھ رپورٹ کرنی ہے۔ اگلے روز صبح سویرے قلعہ گوجر سنگھ پولیس لائن پہنچی۔ تمام خواتین آفیسرز ریزرو انسپکٹر خان نواب خٹک کے کمرے میں موجود تھیں۔ وہ سب کو لے کر ایس پی ہیڈ کوارٹرز کے کمرے میں گئے۔ سعادت اللہ خان ایس پی ہیڈ کوارٹرز تھے۔ ڈی ایس پی لائنز سرور چیمہ تھے۔ انسپکٹر نغمانہ زاہد بھی موجود تھیں۔ وہ لاہور کی لیڈیز فورس کی انچارج تھیں۔ ایک ادھیڑ عمر کی خوش شکل مضبوط قد و قامت کی خاتون بھی موجود تھیں جن کا نام زینب بٹ تھا۔ وہ اے ایس آئی تھیں اور خواتین کی لائنز آفیسر تعینات تھیں۔ زینب بٹ پاکستان بننے کے فوراً بعد پولیس میں کانسٹیبل بھرتی ہوئی تھیں۔ ان کا سارا خاندان فسادات کی نذر ہو گیا تھا۔ وہ اپنی بچی کے ساتھ پاکستان پہنچنے میں کامیاب ہوئی تھیں۔ جن دنوں وہ رفیوجی کیمپ میں تھیں۔ ایک پولیس آفیسر نے ان کو پولیس میں بھرتی کروایا تھا۔ اس وقت پنجاب پولیس میں انگریز دور حکومت کی چند خواتین کانسٹیبلز موجود تھیں۔ پھر ایک نوجوان پڑھی لکھی لڑکی اے ایس آئی بھرتی ہوئی۔ جو ان کی انچارج بنی۔ اس بہادر لڑکی نے اس زمانے میں سہالہ جا کر مرد پولیس افسران کے ساتھ ٹریننگ حاصل کی تھی جس زمانے میں خواتین کا گھر سے نکلنا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔ ان کا نام نصرت افزاء شاہ۔ تھا۔ وہ این۔ اے۔ شاہ کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ ان کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ وہ پاکستان پولیس کی پہلی خاتون اے ایس آئی۔ پہلی خاتون انسپکٹر اور پہلی خاتون ڈی ایس پی بنی تھیں۔ جب ہم نے پولیس جوائن کی ان دنوں وہ انسپکٹر تھیں اور ایس پی ایڈمن لاہور بی آئی ٹرز کے دفتر میں تعینات تھیں۔ اس روز ہمارا سب سے تعارف ہوا۔ میرے علاوہ زاہدہ پروین سب انسپکٹر بھی شادی شدہ تھی۔ اس کی بھی ایک بیٹی تھی۔ جس کی عمر دو سال تھی۔ کئی برسوں بعد یہ عقدہ کھلا کہ شاہدہ کا بھی ایک بیٹا تھا جسے وہ اپنا چھوٹا بھائی بتاتی تھی۔ مقدس عاصمی خان، لاہور کالج برائے خواتین میں میری کلاس فیلو رہی تھی۔ ہمیں بتایا گیا کہ تین روز بعد ہم نے چار مہینہ کے لیے ٹریننگ پر سہالہ جانا ہے۔

(جاری ہے)

شطرنج یا زندگی

کچھ لوگ زندگی کو شطرنج کے کھیل کی مانند سمجھتے ہیں اور اسی طرح سے زندگی گزارتے ہیں ایسے لوگ بہت ہی الجھی ہوئی سوچ کے مالک ہوتے ہیں، نہایت خود غرض ہوتے ہیں، لہذا بے حس بھی ہوتے ہیں، ہر بات میں نفع نقصان سوچتے ہیں، مگر نفع صرف اپنے لیے ہو، بھلے دوسروں کا نقصان ہو خواہ' معاشی، سماجی یا جذباتی، بس ان کے معاملات بہترین چلتے رہنے چاہیے۔ یہ لوگ چونکہ زندگی کو شطرنج کی بساط کی مانند سمجھتے ہیں لہذا نہایت شاطر بھی واقع ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے گھٹیا عزائم کی تکمیل کیلئے دوسروں کو اپنی انگلیوں پر نچانا اور ان کا استعمال کرنا بخوبی جانتے ہیں بلکہ زندگی گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کام میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی چالوں میں کامیاب ہونے کے لئے دوسرے لوگوں کو شطرنج کے پیادوں کی مانند استعمال کرتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ دوسرے لوگ ان شاطر اور مکار لوگوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر خوشی خوشی ان کی چالوں کے مہرے بنتے ہیں۔ کچھ لوگ تو انجانے میں استعمال ہوتے ہیں، مگر کچھ لوگ بظاہر تعلیم یافتہ اور معاملہ فہم ہونے کے باوجود بھی ان کے شکنجے میں آ جاتے ہیں، اور ان شطرنج کے ماہر کھلاڑیوں کے ساتھ پر فخر اور خوشی محسوس کرتے ہیں۔ والدین نے جو اچھی تربیت کی ہوتی ہے وہ بھی سب بھول جاتے ہیں۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ یہ استعمال ہونے والے لوگ یعنی پیادوں کو درحقیقت دنیا خصوصاً کمیونٹی کا زیادہ تجربہ نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ پرانے زمانے کی طرح کسی اندھیرے گاؤں سے کوئی دیہاتی نیا نیا شہر آئے اور آتے ہی سب سے پہلی نظر آنے والی روشنی میں اس کی آنکھیں چندھیا جائیں۔ ایسے لوگ جن کی نظر کی طاقت کم روشنی سے ہی دھندلا جائے، وہ چکا چوند روشنیوں کا سامنا کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ آسان الفاظ میں بات کریں تو ان دوسری قسم کے لوگوں کا نہ تو کوئی تجربہ ہوتا ہے، نہ ہی معاملہ فہمی اور نہ ہی دانشمندی، یعنی انگریزی کے ایک لفظ کے مطابق ان کو کوئی ایکسپوژر نہیں ہوتا لہذا معمولی سی چیز بھی بہت بڑی دکھتی ہے۔ میرے مشاہدے کے مطابق چونکہ یہ دوسری قسم کے لوگ ان مکار لوگوں سے خاصے متاثر ہو جاتے ہیں، اندر ہی اندر یہ بھی ان کی روش پر ہی چل نکلتے ہیں اور شطرنج کی بساط کے مہرے بنتے بنتے شطرنج کے اصولوں کو سیکھ لیتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ خود بھی شطرنج کھیلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ برائی ہی برائی کو جنم دیتی ہے اس طرح سے یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور شطرنج کے ان کھلاڑیوں کی تعداد معاشرے میں بڑھتی جاتی ہے۔ کیوں ہم زندگی کو زندگی سمجھ کر نہیں جیتے۔ زندگی ایک دوسرے سے محبت، احساس، عزت، بھلائی اور صلہ رحمی سے کیوں نہیں گزارتے۔ خود غرضی انا پرستی بلکہ جھوٹی انا کا پرچار، اپنی غلطی پر ڈٹے رہنا، کبھی غلطی کا اعتراف نہیں کرنا، یہ سب رویے تو ایک فیشن بن گئی ہیں۔ کسی بات میں معذرت یا اپنے بیجا رویے پر معافی مانگ لینا تو سراسر شان کے منافی ہے۔ خود غرضی اور مادہ

تحریر فرزانہ افضل

پرستی مہنگائی کی طرح بڑھتی جا رہی ہے۔ یاد رکھئے زندگی کھیل کا میدان یا شطرنج کی بساط نہیں ہے جس میں ہار جیت کو جینا مرنا سمجھ لیا جائے، یوں تو کھیل کے میدان اور شطرنج کی بازی کے اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ مگر یہ مخصوص لوگ بازیاں جیتنے کے لیے اخلاق و کردار سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا آ بیل مجھے مار کے مترادف ہوتا ہے مگر ان کے ہاتھوں استعمال ہونے والے لوگ اگر مفید و مفت مشورے اور نصیحت کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں یعنی زندگی کو اچھی سمجھ بوجھ، اخلاق اور دور اندیشی سے گزاریں، صحیح اور غلط میں فرق کرنا سیکھیں، اچھے اور برے لوگوں کی پہچان کریں، اپنے فیصلوں میں جلد بازی اور جذباتیت کی بجائے دانشمندی سے کام لیں، زندگی کے راستوں پر دوڑنے سے پہلے چلنا سیکھ لیں، تو یقیناً ان کی زندگی اور کیریئر میں کامیابی یقینی ہے۔ ایک اور بات یاد رکھیے۔ معاشرے میں راتوں رات عزت حاصل کرنا ناممکن ہے، اپنا مقام اور جگہ بنانے کے لیے سالوں کی محنت درکار ہوتی ہے، لہذا زندگی کو ٹھہراؤ، توازن اور باوقار طریقے سے گزاریں۔ دعا ہے کہ محبت کی طاقت، طاقت کی محبت پر غالب آ جائے اور زندگی امن اور سکون کا گہوارہ بن جائے۔ آمین

برطانیہ میں ورکرز ہڑتالوں کی زبردست لہر

جون کی 21، 23 اور 25 تاریخ کو برطانوی ریلوے کے 40 ہزار سے زائد مزدوروں نے ہڑتال کر کے ملکی ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ مارگریٹ تھیچر کے دور میں ٹریڈ یونینز کو کرش کرنے کے بعد یہ 40 سالہ تاریخ کی سب سے بڑی ہڑتال تھی، جو بظاہر ایک آغاز ہے اور ریلوے مزدوروں کے ساتھ برٹش ایئر ویز کی یونین، برٹش ایئر لائنز اسٹیورڈز اینڈ اسٹیوارڈیس ایسوسی ایشن کے ملازمین ہڑتال کرنے جا رہے ہیں۔ جبکہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کے اساتذہ کی متحدہ تنظیم نیشنل ایجوکیشن یونین، جس کے ممبران کی تعداد 4 لاکھ 50 ہزار ہے، ہڑتال کی کال دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ان ہڑتالوں کی بنیادی وجہ سرمایہ داری نظام کا بڑھتا ہوا بحران، اداروں اور فیکٹریوں میں چھانٹیاں، محنت کشوں اور محنت کار عوام میں بڑھتا ہوا عدم تحفظ، کووڈ کی وبائی مرض کے آغاز سے تنخواہوں کا منجمد کیا جانا، پبلک سروسز میں کٹوتیاں و انڈر انویسٹمنٹ اور خوراک اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں، جن سے محنت کشوں، محنت کاروں اور عام شہریوں کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔

دنیا اس وقت زبردست بحرانوں کی زد میں ہے۔ عالمی معاشی انحطاط، سرمایہ داری نظام کے بڑھتے ہوئے بحران اور دنیا پر کمزور ہوتی ہوئی سامراجی گرفت کی بدولت دنیا بھر میں جنگیں مسلط کی جا چکی ہیں، جن کا دائرہ کار اب ترقی پذیر ممالک سے نکل کر یورپ تک پہنچ چکا ہے۔ دوسری طرف سامراجی ممالک کی دنیا پر بے لگام ڈومینیشن کے جواب میں چین اور روس نے ایک نئے معاشی بلاک کی داغ بیل رکھنے اور ڈالر کے مقابلے میں لوکل کرنسیوں میں تجارت کو فروغ دینے کی طرف قدم بڑھائے تو سامراجی ممالک کے گاڈ فادر امریکہ نے پہلے چین کی مصنوعات پر 25 فیصد ٹیکس لگا دیا، پھر یوکرین کو روس کے خلاف اکسا کر کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ سامراجی ممالک نے یوکرین کو نیٹو اتحاد کا حصہ بنا کر اُن کے ملک میں بیرونی سرمایہ کاری کے سبز باغ دکھلائے اور یوکرینی صدر ولادیمیر زیلینسکی کو ایسا ٹریپ کیا کہ اُن کا ملک جنگ کا ایندھن بن گیا۔ روس چونکہ دنیا میں تیل، گیس اور خوردنی اجناس پیدا کرنے والا اہم ملک ہے اور یورپ کی صنعت کا دارومدار روسی گیس پر ہے، جو ان ممالک کو پائپ لائن کے ذریعے بہت سستی ملتی ہے۔ جونہی یورپی ممالک امریکی سامراج کی سازش سے شروع کی گئی روس یوکرین جنگ کی مدد کے لیے کودے تو روس نے انھیں گیس کی قیمت ڈالر کی بجائے روبل میں ادا کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ اس اعلان نے دنیا، بالخصوص امریکہ میں نئی ہلچل مچا دی اور روس کی جانب سے گیس بند کرنے کی دھمکی کے ساتھ ہی سب ڈھیر ہو گئے اور روسی روبل میں ادائیگیوں کا اعلان کر دیا۔ امریکی سامراج کے لیے یورپین ممالک کی تجارت کی روسی روبل میں ادائیگیاں یقیناً ایک بڑا دھچکا تھا اور اس نے دباؤ ڈال کر روسی تیل اور گیس کی خرید کم کر کے امریکہ اور دیگر ممالک سے مہنگے داموں خریدنے کی ترغیب دی۔ اس سے دنیا بھر میں، بالخصوص یورپ اور امریکہ میں مہنگائی کا ایک نیا طوفان آ گیا، جس نے عوام کا معیار زندگی اس قدر گرا دیا کہ وہ سڑکوں پر نکلنے پر مجبور ہو گئے۔ سامراجی ممالک کا خیال تھا کہ روس چند ہفتوں میں یوکرین پر قبضہ کر لے گا اور وہ یوکرینی عوام میں افغانستان کی طرز پر گوریلا جنگ کے لیے امداد شروع کر دیں گے، جس سے روس میں عدم استحکام کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ امریکہ کی سابق وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن کی اس پلان بارے ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو چکی ہے۔ روس نے اس پلان کو ناکام بنانے کے لیے اپنی حکمتِ عملی تبدیل کر لی اور قبضے کے عمل کو آہستہ اور محدود کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کو برملا کہنا پڑا کہ اگر روس یوکرین جنگ جلد ختم نہ ہوئی تو دنیا میں خوراک کا قحط پیدا ہو جائے گا۔

یورپ اور امریکہ میں اس وقت بحرانی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ خوراک نایاب ہے، یا پھر عام آدمی کی پہنچ سے دور۔ روزمرہ کے اخراجات پہنچ سے دور ہو چکے اور عوام کا جینا دوبھر ہو گیا۔ کووڈ کی وبائی مرض نے ایک طرف ملینئرز کو بلینئرز بنا دیا تو دوسری طرف عام محنت کشوں اور ملازمت پیشہ عوام کی تنخواہوں کو فریز کر دیا گیا۔ کووڈ حالات میں ایک طرف محدود ورک فورس نے کام سنبھالے رکھا، تو دوسری طرف سرمایہ داروں نے اُسے بنیاد بنا کر اداروں کی ماڈرنائزیشن کے نام پر چھانٹیاں اور کم افراد سے کام چلانے کی روش اپنائی۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت ترقی یافتہ ممالک میں بیروزگاری عروج پر پہنچ چکی ہے۔ ہر ادارہ اپنے اخراجات میں کمی کیلئے چھانٹیاں کر رہا ہے، جس نے ورکنگ کلاس میں عدم استحکام کو جنم دیا ہے۔ یہی وہ حالات ہیں جن کی بدولت برطانیہ میں ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔

گزشتہ ہفتے برطانوی ریلوے کی نیشنل یونین آف ریل، میری ٹائم اور ٹرانسپورٹ، جسے عرف عام میں آر۔ ایم۔ ٹی یونین بھی کہتے ہیں، نے ریلوے پر قابض 13 پرائیویٹ کمپنیوں کی جانب سے ماڈرنائزیشن کے نام پر چھانٹیوں کے پلان اور ملازمتوں کے عدم تحفظ، گزشتہ تین برس سے تنخواہوں کو منجمد رکھنے، کام کی شرائط اور اوقات کار، ادارے میں سیکیورٹی کے خدشات اور دیگر اقدامات کے خلاف اپنے بلٹ پیپر کے ذریعے فیصلہ کر کے ہڑتال کر دی۔ کووڈ بحران سے لے کو اب تک برطانوی سرکار نے ماڈرنائزیشن کے نام پر ریلوے کو ملنے والی سرکاری فنڈنگ سے 2 بلین پونڈز روک لیے اور ریلوے کو چلانے والی ریلوے نیٹ ورک اور پرائیویٹ آپریٹر کمپنیوں سے کہا کہ بچت کی سکیمیں شروع کریں، اور تنخواہوں و اخراجات کو محدود کر کے گزارہ

تحریر: پرویز فتح

کریں۔ اس صورت حال نے ریلوے ملازمین میں عدم تحفظ کو جنم دیا اور وہ احتجاج کے لیے مجبور ہو گئے۔

ریلوے کی آر۔ ایم۔ ٹی یونین کے صدر ایلکس گورڈن اور جنرل سیکرٹری مک لنچ نے خبردار کیا ہے کہ ان کے اراکین مزید ہڑتال کی کارروائی کرنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آر۔ ایم۔ ٹی یونین صرف تعمیری بات چیت کرے گی اور بلیک میل نہیں ہو گی۔ انہوں نے اصرار کیا کہ یونین ریلوے کی آپریٹنگ کمپنیوں کے ساتھ مل کر ایک ایسے تصفیے تک پہنچنے کے لیے کام کرے گی جو دونوں فریقوں کے لیے قابلِ قبول ہو۔ نیشنل یونین آف ریل، میری ٹائم اور ٹرانسپورٹ ورکرز ایک ترقی پسند، جمہوری اور انتہائی پیشہ ورانہ ٹریڈ یونین ہے۔ یہ ایک تیزی سے بڑھتی ہوئی یونین ہے جس کے تقریباً 85,000 اراکین ٹرانسپورٹ انڈسٹری کے تقریباً ہر شعبے سے ہیں، جن میں مین لائن اور انڈر گراؤنڈ ریلوے، شپنگ اور آف شور، بسیں اور سڑک کا سامان شامل ہیں۔

ریلوے کی آر۔ ایم۔ ٹی یونین کے صدر ایلکس گورڈن برطانیہ کے نامور مارکسی دانشور ہیں اور اُن سے راقم کے گہرے مراسم ہیں۔ وہ برطانیہ میں جلیانوالہ باغ خونی سانحہ کے خلاف ہماری سٹیئرنگ کمیٹی اور دیگر کمپینوں کی بھرپور حمایت کرتے اور تقریبات میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔ جلیانوالہ باغ خونی سانحہ کے سو سال مکمل ہونے پر ہم نے 13 اپریل 2019ء کو لندن میں منعقد ہونے والی نیشنل کانفرنس کی سپانسر بھی انہوں نے آر۔ ایم۔ ٹی یونین سے کروائی تھی۔ موجودہ ہڑتال بارے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے راقم کو بتایا کہ یہ ہڑتال کوئی جلد بازی میں نہیں کی گئی، بلکہ ہم تقریباً دو سالوں سے حکومت اور آجروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاکہ ہماری صنعت کو درپیش چیلنجوں سے نمٹا جا سکے، جن میں ہمارے ریل کارکنوں کی ملازمتیں، تنخواہ اور شرائط قابل ذکر ہیں۔ مزید برآں، ہڑتال کی کارروائی کے لیے ہمارا بھاری مینڈیٹ ووٹ تقریباً چار ہفتے پہلے تھا، اور ہم اِس وقت بھی دوبارہ مذاکرات کے ذریعے حل تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ حکومت براہ راست مذاکرات کو کنٹرول کر کے کسی تصفیے پر پہنچنے میں رکاوٹیں ڈال رہی ہے۔

یونین نے حکومت کے ساتھ فوری بات چیت کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ کمپنیوں کو سیٹلمنٹ پر پہنچنے کے لیے مجبور کرے۔ یہ انتہائی تشویشناک بات ہے کہ حکومتی وزراء تنازعہ کو حل کرنے یا کمپنیوں کو مزید آزادانہ بات چیت کرنے کی اجازت دینے سے مسلسل انکار کر رہے ہیں۔ درحقیقت انہوں نے براہ راست ریل کارکنوں کو مزید ملازمتوں سے محروم ہونے کی دھمکی دی ہے۔ آپ کو حیرت ہو گی کہ حکومت نے ٹیکس دہندگان کے پیسے کو نجی ٹرین کو بیل آؤٹ کرنے کے لیے استعمال کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ یہ کمپنیاں ہڑتالوں کے دوران اور ہڑتال کے حق پر پابندی کے لیے قانون سازی کریں گیں، یہاں تک کہ وہ کارروائی کے دوران ریلوے کو چلانے کے لیے غیر تربیت یافتہ عملے کا استعمال کر کے مسافروں کی حفاظت کو خطرے میں ڈالنے کے لیے تیار ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ یوں لگتا ہے کہ موجودہ ٹوری حکومت اور پرائیویٹ کمپنیاں مذاکرات کے بجائے محاذ آرائی چاہتے ہیں۔ ہم اس تنازعہ کو حل کرنے کے لیے بامعنی مذاکرات کے لیے تیار ہیں اور ہم حکومت پر زور دیتے ہیں کہ وہ آجروں کو جلد از جلد حقیقت پسندانہ تجاویز پیش کرنے کے لیے بند باندھے۔ یونین نے ملازمتوں کے تحفظ اور تنخواہوں سے متعلق خدشات کو دور کرنے کے لیے دو سال تک دباؤ جاری رکھا اور ہڑتال کو آخری حربے کے طور پر ہی استعمال کیا۔ دو سال کی جدوجہد سے کام نہ بنا تو ریلوے کارکنوں نے 71 فیصد ٹرن آؤٹ کے ساتھ ہڑتال کی کارروائی کے حق میں تقریباً 9-1 کے تناسب سے ووٹ دیا اور اپنے ہڑتال کے حق کو استعمال کیا۔

اس تنازعہ کا ایک اہم پہلو ہزاروں ملازمتوں کو غیر ضروری قرار دے کر چھانٹیاں کرنے کا خطرہ ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ٹرینوں کی بحفاظت ترسیل کے اہم انفراسٹرکچر پر بڑھتی ہوئی کٹوتیوں کے خطرات، اسٹیشنوں اور ٹرینوں پر کم عملہ، بشمول گارڈز اور کیٹرنگ اسٹاف کو ہٹانا، صفائی میں کٹوتیاں اور تقریباً تمام ٹکٹ دفاتر کی بندش شامل ہے، جو جدیدیت نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے ریلوے کا منظم زوال ہے۔ ان کٹوتیوں سے مسافروں کے لیے خدمات بُری طرح سے متاثر ہوں گیں اور ریلوے کو غیر محفوظ اور ناقابل رسائی بنا دیا جائے گا۔ مسافروں پر ریسرچ کرنے والے ادارے ٹرانسپورٹ فوکس نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ انہیں اس بات کا قوی امکان تھا کہ کووڈ کی وبائی مرض کا منطقی ردعمل یہ ہو گا کہ عملے کو بڑھایا جائے گا، لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے اور عملے کو کم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ریلوے کے عملے کی شناخت بنیادی طور پر کلیدی کارکنوں کے طور پر کی جاتی ہے۔ وہ تمام قسم کے منفی موسم اور حالات میں انتہائی غیر سماجی اوقات کار میں مجموعی طور ہر ہفتے کے ساتوں دن اس اہم صنعت میں کام کرتے ہیں۔ ریلوے میں کلینرز، کیٹرنگ سٹاف، کنٹرولر، گارڈز، ڈرائیورز، انجینیئرنگ، ریونیو پروٹیکشن، سگنل ورکرز، سٹیشن سٹاف، ٹریک ورکرز اور ٹرین مینٹیننس سٹاف شامل ہیں۔ زیادہ تر ریل کارکنوں کی بنیادی تنخواہ بھی قومی اوسط سالانہ تنخواہ شرح سے کم ہے۔ اس تنازعہ سے قبل یو کے ٹرانسپورٹ سیکرٹری گرانٹ شیپس نے ریلوے ورکرز کو 'ہیرو' کے طور پر سراہا، جنھوں نے وبائی امراض کے دوران ملک کو حرکت میں رکھا۔ اب جب کہ حالات بہتر ہو گئے ہیں، خوراک اور روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں تو ایسے بحران کے باوجود زیادہ تر ریل ورکرز کی تنخواہیں تین سال سال سے منجمد کی گئی ہیں، جب کہ ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہوں میں اس مدت کے دوران تقریباً 6 فیصد مالیت کا اضافہ ہوا ہے۔

ریل ورکرز ناراض ہیں ان کی روزی روٹی خطرے میں ہے۔ کووڈ کی وبائی مرض کے دوران ریل کے مالکان اور باسز ایک ایک ملین پونڈز کے پے چیکس اپنے گھروں کو لے کر گئے اور ریل کمپنیاں ہیلتھ ایمرجنسی کے آغاز کے بعد سے سالانہ 500 ملین پونڈز کا اضافی منافع کما چکی ہیں۔ اب کٹوتیوں کی تجویز پیش کی جا رہی ہے تاکہ کمپنیاں منافع میں اضافہ اور بھی بڑھا سکیں۔ اس وقت برطانوی حکومت اور نجی ریل کمپنیاں تصادم کی تیاری کر رہی ہیں، اور وزراء نے یہاں تک کہا (بقیہ اندرونی صفحہ)

شیخ صاحب اور غریب عوام

ایک بادشاہ کو ایک دن انوکھی بات سوجھی- اس نے حکم دیا کہ اسے ایسا زردہ پیش کیا جائے جس میں میٹھے کی بجائے نمک ڈالا جائے- ظلِ سبحانی کے حکم کی تعمیل ہوئی اور انہیں زردے میں نمک ڈال کر پیش کیا گیا- ظلِ سبحانی نے وہ زردہ کھایا اور باورچی کے عہدے میں ترقی کا حکم صادر فرما دیا- تاہم دربار میں کسی نے یہ بات کہہ دی کہ ظلِ سبحانی نے نمک کو بھی کیا کمال بخشا کہ اسے زردے میں شامل کروا کر نمکین زردے کو رواج دیا- یہ بات ظلِ سبحانی کو پسند نہ آئی اور انہوں نے ایسی "ناپاک" رائے رکھنے والے درباری کی پیٹھ پر دس عدد درے مارنے کا حکم دے ڈالا جس کے بعد کسی میں یہ جرات ہی نہ رہی کہ زردے کے نمکین ہونے کے بارے میں کوئی بات کر سکے- ہر شخص یہی کہتا سنائی دیا کہ ظلِ سبحانی نے کیا ڈش ایجاد کی ہے کہ نمک والا زردہ- رفتہ رفتہ حکماء نے اس زردے کو بہت سے موذی امراض کا علاج قرار دے دیا- اب کیا تھا پوری ریاست میں نمک والا زردہ رواج پا گیا - امراء کے دسترخوانوں پر اور غریب کی جھونپڑی میں پکنے والے کھانوں میں نمک والے زردے کو بہت اہمیت ملی-

بعد میں آنے والے دانشوروں نے یہ بات ثابت کی کہ کوئی بھی رواج اوپر سے ہی شروع ہوتا ہے- اگر بادشاہ زردے میں نمک ڈال کر کھانا شروع کر دے تو پھر آہستہ آہستہ یہ رواج پورے معاشرے میں شروع ہو جاتا ہے کہ لوگ زردے میں نمک ڈال کر کھانا شروع کر دیتے ہیں- اگر اس قول کو آج کے تناظر میں دیکھا جائے تو بالکل یہ درست نظر آتا ہے- پاکستانی قوم بھی بہت بھولی ہے کہ ادھر اشرافیہ میں سے کسی نے کوئی عندیہ دے دیا تو کارکن اس پر غور کئے بغیر کہ یہ قول معاشرے کیلئے کس حد تک فائدہ مند یا نقصان دہ ہے' اس کے تبلیغ کو چل پڑتے ہیں- ادھر قائد جماعت نے ایک بیان جاری کر دیا کہ ہم گدھے کھائیں گے تو کارکن یہ سوچے بغیر کے گدھا کھانے کو شریعت نے منع کیا ہے' یکدم گدھے کے حلال ہونے پر دلائل دینا شروع ہو جائیں گے اور ہر کسی کو گدھا کھانے پر مجبور کریں گے- تیسری دنیا کے ممالک میں تو خیر قائد کا حکم اللہ کے حکم سے بھی زیادہ طاقتور مانا جاتا ہے اور کارکن اپنے قائد کے ہر جائز و ناجائز حکم کا پرچار کرتے ہیں-

یہ خیال اس وقت آیا جب پاکستان کے سابق وزیر داخلہ شیخ رشید جو جی ایچ کیو کے قریب ہونے کے باعث ہر حکومت میں شامل رہنے کا ہنر جانتے ہیں کا ایک دھواں دھار بیان منظر عام پر آیا کہ اگر 17 جولائی کو ہونے والے ضمنی انتخابات میں دھاندلی ہوئی تو ملک میں انارکی پھیلے گی اور اگر ضمنی الیکشن میں ایسا ہوا تو خون خرابا ہوگا- انہوں نے یہ عندیہ بھی دیا کہ عالمی سازش سے عمران خان کے خلاف عدم

اعتماد لایا گیا لیکن عمران خان کی سیاست عدم اعتماد تحریک اور سازش سے بڑی ہے۔ بھولا جب شیخ رشید کا یہ بیان مجھے سنا رہا تھا تو میں سوچ رہا تھا کہ دھاندلی تو خیر ہو گی یا نہیں ہو گی- یہ تو بعد کی باتیں ہیں - دراصل شیخ صاحب پاکستان کے سادہ لوح عوام کا لہو گرما رہے ہیں کہ "اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو"- غریبو- اٹھو اور اٹھ کر انتخابات میں دھاندلی جو ابھی ہوئی بھی نہیں ہے کا بہانہ بنا کر شور شرابہ کرو' آگ لگاؤ' گھیراؤ کرو' دھرنے دو اور پھر جب دھرنے کا مقصد پورا ہو جائے گا تو غریبوں خالی ہاتھ گھروں کو آ جائیں گے اور لیڈر بنی گالہ پہنچ جائیں گے-

بھولا کہہ رہا تھا کہ شیخ صاحب کی اس بات کو کیا سمجھا جائے- انہیں کیا الہام ہو گیا ہے کہ انتخابات میں دھاندلی ہو گی؟ کیا یہ کارکنوں کو ذہنی طور پر گڑبڑ کیلئے تیار کرنے کا منصوبہ نہیں ہے؟ ہوا بھی یہی کہ ادھر شیخ صاحب کا بیان آیا اور ادھر کارکن ڈنڈے سوٹے اور اسلحہ لے کر میدان میں نکل کھڑے ہوئے - ان کارکنوں کو تشدد اور مار پیٹ کیلئے ذہنی طور پر تیار کرنا اور انہیں تشدد کی کاروائیوں کیلئے گھروں سے باہر نکالنا شیخ صاحب کا مقصد تھا جو انہوں نے سرانجام تو دے دیا- کارکن باہر تو نکل ہی پڑے ہوں گے اور اب کوئی ان اسلحہ بردار کارکنوں کو گھروں کے اندر لے جا کر دکھیے تو بات بنے-

برائی جب ایک دفعہ شروع ہو جاتی ہے تو پھر اس کو ختم کرنا ایسے ہی ہے جیسے ایک عمارت گرانے میں چند گھنٹے لگتے ہیں جبکہ اسے تعمیر کرنے میں کئی ماہ بلکہ سال لگ جاتے ہیں- ایک برائی ختم کرتے کرتے اس جیسی کئی اور برائیاں بھی معاشرے کی سوچ میں مثبت عنصر کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں-

شیخ صاحب کسی بھی حکومت کے خلاف تحریک چلانے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں کہ "ہنگامہ ہائے شہر میں تو سر اٹھا کے چل-- اپنا مقام آپ بنانے کے واسطے"- اس سے شیخ صاحب اگلی حکومت میں اپنے لئے جگہ بنا لیتے ہیں اور غریب عوام جو ہمیشہ سے غریب ہی رہتی ہے اور غریب ہی رہے گی- اس کا ستیاناس ہو جاتا ہے- غریبوں کے حامی بہت سے لیڈر پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک میں آئے لیکن آج تک کسی نے غریبوں کے حالات نہیں بدلے بلکہ انہوں نے غریبوں کو ایسی راہ پر چلایا ہے جس پر چل کر نہ صرف ملک و قوم کی املاک کا نقصان ہو بلکہ اس سے ملک بھی ترقی کے میدان میں بہت پیچھے چلا جائے- بھولے کی باتیں سن کر میں یہی کہہ سکا "اچھا بھائی بھولے اللہ ملک پاکستان کے بھلا کرے اور اس کے عوام کو یہ شعور دے کہ وہ یہ سوچ سکیں کہ ان کے گھروں میں تو چولہا آج سے چالیس سال پہلے بھی نہیں جلتا تھا لیکن شیخ صاحب جو تقریریں کر کے پیسوں کی بھیک مانگتے تھے اتنے بڑے کاروبار اور لال حویلی جیسی عمارت کے مالک بن گئے"- جواب میں بھولے نے کہا "نجانے میرے ملک کے غریبوں کو کب شعور آئے گا اور نجانے وہ کب اپنی راہیں خود متعین کر سکیں گے"-

سیاسی بدحالی اور چودھری برادران!

قومی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ایک حکومت کے خلاف عدم اعتماد تحریک کامیاب ہوئی اور حکومت گھر کو سدھاری۔ عام طور پر فوجی اور سول آمریت میں جو حکومتیں ختم کی گئیں یا نواز حکومت کو عدالت نے ماورائے آئین گھر بھیجا تو سبھی اپنا سا منہ لیکر ایوان اقتدار سے بیدخل ہوئے۔ کسی بیدخل حکمران نے اپنے لانے والوں کے خلاف یا نکالے جانے پر احتجاج زبانی جمع خرچ تو کیا مگر عملی طور پر کچھ نہیں کیا، جو اب ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ پہلی بار عمران حکومت کے خلاف اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی، اس کے دو درجن سے زائد ممبران نے پارٹی سربراہ سے بغاوت کی۔ اقتدار دینے والوں نے اکثریت نہ ہونے کے باوجود اپنے زیر کنٹرول سیاسی گروہوں کو جو اکٹھا کر کے پی ٹی آئی کی اتحادی حکومت بنوائی تھی، ایسے مرحلے میں وہ بھی ساتھ چھوڑ گئے تھے۔ تحریک عدم اعتماد پیش ہوتے وقت حکومت کا یہی خیال تھا کہ طاقتور اور سرپرست حلقے مذاق کر رہے ہیں، جونہی اس پر کاروائی ہوگی تو وہ ماضی کی طرح انہیں پھر بچا لیں گے۔ لیکن ہوا اس کے برعکس۔ ان قوتوں نے اب عمران کی نادانیوں، جاہلیت و نااہلیت اور آمرانہ طرز حکومت پر اس کے خلاف آنکھیں پھیر لی تھیں۔ ایک ایسے جعلی خط کا (جو کسی حکومت کا نہیں بلکہ ایک پاکستانی سفیر کا عام سا لیٹر تھا) سہارا لیکر بیدخل ہونے سے پہلے ہی عمران خان نے ایک بیانیہ بنانے اور اس تحریک کو امریکی اشیر باد قرار دیکر عوام کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پھر یہ کہ تحریک عدم اعتماد کی کامیابی پر اپوزیشن کی اکثر جماعتوں کا خیال تھا کہ فوری نئے الیکشن کرا دیے جائیں۔ جبکہ کئی پارٹیاں اس تبدیلی کے بعد موجود سیاسی انارکی کے ماحول میں فوری الیکشن بغیر انتخابی اصلاحات کے کرانے کے حق میں نہ تھیں۔ شہباز شریف کی قیادت میں بننے والی اتحادی حکومت اس کشمکش میں مبتلا تھی کہ الیکشن فوری یا تاخیر سے کرائے جائیں۔ اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پی ٹی آئی نے بھرپور احتجاج شروع کر دیا۔ ملک بھر میں ہونے والے جلسے اور

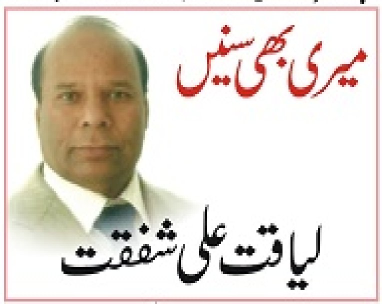

جلوسوں سے یہ تاثر بنا لیا تھا کہ اب الیکشن کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس سے عمران خان نے اپنی حکومت کے خلاف عوامی تاثر کو بڑی حد تک زائل کر دیا تھا کہ وہ مقبول نہیں رہا۔ اسی بنیاد پر جلسوں اور دھرنوں کے ماسٹر عمران خان نے حکومت گرانے کیلئے لانگ مارچ اور دھرنے کی کال دے دی۔ جب حکومت نے اپنی بقیہ مدت پوری کرنے کا فیصلہ اور طاقتور حلقوں کی عدم مداخلت کی یقین دہانی لے چکی تھی۔ ایسے میں لاہور سے اسلام آباد تک عدالت عظمٰی کے حکم پر لانگ مارچ لیکر پہنچنے والے عمران خان کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ ڈی چوک کی بجائے قریبی گراؤنڈ میں جلسہ کر کے گھروں کو چلے جائیں۔ عمران نے عدالت عظمٰی کے فیصلے کو قبول کرنے کی بجائے اپنے کارکنوں کو ڈی چوک پہنچنے کا حکم دیا۔ حکومت اب اپنے اعتماد اور سرکاری وسائل سے پی ٹی آئی کو روکنے اور اسے اپنی اوقات میں رکھنے کا منصوبہ بنا چکی تھی۔ عمران خان اپنے دور حکومت میں حکومتی مشینری کو استعمال کرنے کا ہنر جانتے تھے، اسلئے حکومتی ارادے کو بھانپ کر ڈی چوک پہنچنے اور دھرنا دینے کی بجائے ازخود بنی گالا کا رخ کیا۔

تحریک عدم اعتماد کے خلاف عمران خان کی حکومت نے تمام غیر آئینی اقدامات کئے، مثلاً سپیکر کی طرف سے اجلاس نہ بلانے یا بلا کر تاخیری حربے استعمال کرنے، صدر کو ساتھ ملا کر، سپیکر کی بجائے ڈپٹی سپیکر کے ذریعے اس تحریک کو ختم کرنے تک کی کوششیں کیں، جو بار آور ثابت نہ ہوئیں۔ سپریم کورٹ کی طرف سے ڈپٹی سپیکر کی رولنگ کے خلاف سپریم کورٹ نے تحریک عدم اعتماد کو جائز قرار دیکر پیش کرنے کا حکم دیا، اس کے باوجود رات گئے تک یہ تحریک پیش نہ ہونے دی گئی جو پیش کرنے کی آئینی مدت تھی۔ یہ دیکھتے ہوئے عدالتوں نے رات گئے تک یہ حکومتی ڈرامہ دیکھا اور نصف شب کو ہی عدالت لگا کر اس بدعملی کو روک دیا تھا۔ ایسے عالم میں عمران خان نے عدالتی تیور اور وزیر اعظم ہاؤس کے باہر قیدیوں والی وین دیکھی تو گھبرا کر تنہا ہی بھاگ نکلا اور بنی گالا جا کر ٹھہرا۔ وزیر، مشیر اور پروٹوکول تک والی گارڈ تک نہیں جان پائی تھی کہ حکمران اس طرح دم دبا کے بھاگے گا۔ نحوست ہے یا اعتماد کا فقدان، عمران کو ضرورت کیلئے جتنے بھی اتحادی دیے گئے تھے، انہیں اسکی نوازشوں اور سازشوں کے عمل نے بکھیر کر رکھ دیا۔ MQM، BAP اور جنوبی پنجاب کے دعویدار گروہ اور خصوصی طور پر ق لیگ اس اتحاد کی بدولت انتشار کا شکار ہو گئی۔ ق لیگ جو فوجی آمر جنرل پرویز مشرف کے جاتے ہی محدود ہو چکی تھی، پی پی پی کے اقتدار میں آئین اور قانون سے ماوراء نائب وزیر اعظم بننے والے چودھری پرویز الٰہی نے اس جماعت کی شناخت کو بھی مجروح کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب عمران حکومت بنانے کیلئے ق لیگ کو مائل کیا گیا تھا تو اس کے ساتھ کسی اعلیٰ عہدے کی یقین دہانی نہیں کرائی۔ اس وقت ن لیگ کو اقتدار سے دور رکھنے کا دکھ کر پنجاب کی وزارت اعلیٰ کی امید لئے چودھری پرویز الٰہی نے عمران ہی نہیں بلکہ اس کے سرپرستوں کو اپنی اہمیت کا بھرپور احساس دلانے کی بھرپور کوشش کی، مگر وہاں تو ایک بت سجانے کا فیصلہ ہو چکا تھا، اس لئے پرویز الٰہی کو سپیکر شپ پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ چودھری پرویز الٰہی ہر حال میں خاندان کا جانشین مونس الٰہی کو بنانا چاہتے ہیں۔ مونس کو وزیر بنانے پر عمران خان اس سے اجتناب کرتے رہے۔ آخر کار مجبور ہو کر یہ گھونٹ پینا پڑا تو پی ٹی آئی حکومت کی نیا ڈولنے لگی۔ اور پھر۔۔۔۔ اقتدار کی غلام گردشوں میں رہنے والے چودھری شجاعت حسین بیماری کے باوجود قومی و سیاسی معاملات میں اہم فگر ہیں۔ خاندانی معاملات میں انہیں وہ مقام حاصل ہے جو چودھری ظہور الٰہی کا تھا۔ اسی دوران انکے چچا زاد بھائی تجمل حسین نے خاندان سے بغاوت کی جو ظہور پیلس میں دیوار ثابت ہوئی۔ چودھری پرویز الٰہی گو کہ کزن اور بہنوئی بھی ہیں، تمام معاملات میں وہ ہمیشہ چودھری شجاعت کے دست و بازو بنے۔ مونس الٰہی کی پیدائش سے گھر میں کچھ تبدیلیاں ہونے لگیں (مذہبی اور جانشینی کی بھی)۔ جو ایک خاندان تھا اب وہ کئی خاندانوں میں بٹ چکا ہے۔ چودھری شجاعت حسین کا جانشین انکے بیٹے سالک حسین بنتے ہیں۔ شائد اسی بنا پر چھوٹے دونوں بھائی چودھری وجاہت حسین اور چودھری شفاعت حسین کا جھکاؤ اپنے بھائی کی بجائے بہنوئی چودھری پرویز الٰہی کی طرف ہے۔

حالیہ سیاسی اور حکومتی تبدیلی میں آصف علی زرداری کے اہم رول نے اس خاندان میں ہونے والی دراڑوں کو کھول دیا ہے۔ اقتدار کے ایوانوں سے قربت اور تجربے کی بنا پر شجاعت اور پرویز ایک نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ جبکہ مونس الٰہی اپنی نئی مذہبی و سیاسی سوچ کی بنا پر خاندان کی باگ ڈور چودھری سالک حسین کی طرف جاتے نہیں دیکھ سکتے۔ آصف علی زرداری نے چودھری شجاعت حسین کو تحریک عدم اعتماد پر راضی کیا تو چودھری پرویز الٰہی کی وزیر اعلیٰ بننے کی خواہش سامنے آئی۔ یہ بڑا جان جوکھوں کا کام تھا، میاں نواز شریف کو کسی طرح اس پر منا لیا گیا۔ اس سے مونس الٰہی کو اپنی انا اور خواہش مرتے دکھائی دی تو اپنے باپ کو عمران خان کی طرف کھینچ لیا۔ اس طرح۔۔ نہ خدا ہی ملا۔۔۔۔ چودھری شجاعت حسین اعتماد کرنے والے زیرک سیاستدان ہیں، جبکہ چودھری پرویز الٰہی دھکے شاہی کے۔ موجودہ کشمکش میں دونوں کا رول اپنے سیاسی تجربے یا سوچ پر نہیں بلکہ اپنی اپنی اولاد سے محبت اور مجبوری کی بنا پر ہے۔ ظہور پیلس کا شیرازہ بکھیرنے میں کس کا ہاتھ ہے، یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ البتہ ان کے سیاسی مخالفین اس حالت میں کوئی فائدہ اٹھانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ شیرازہ بندی کسی طرف سے ہوتی دکھائی نہیں دے رہی۔ لگتا ہے دونوں کئی دھڑے اس تاریخی پیلس کے در و دیوار کو بڑھا کر اسے قصہ پارینہ یا ماضی کا افسانہ بنانے میں کوئی کسر نہیں رہنے دیں گے۔

غیر ملکی قرضے

مرزا غالب کہتے تھے کہ

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

اس شعر کے حوالے سے سعادت حسن منٹو ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ مرزا غالب ایک محفل سے اکتائے ہوئے جب اپنے گھر پہنچے تو دیکھا کہ متھرا داس مہاجن (سود پر قرضہ دینے والا شخص) پہلے سے ہی گھر میں موجود تھا- مرزا صاحب مہاجن کی آمد کا مقصد سمجھتے ہوئے اسے تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں "فکر نہ کرو- ابھی میری دو ایک جائیداد باقی ہے- اسے بیچ کر تمہاری ایک ایک پائی ادا کر دوں گا"- متھرا داس مہاجن نے مرزا کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہا کہ "حضور پانچ ماہ ہو گئے- دو قسطوں کے بعد آپ نے ایک پائی بھی نہیں ادا کی جبکہ قرض کی اصل رقم ڈھائی ہزار پر چھ سو چھپن روپے سود کے ہو چکے ہیں"- ادھر ادھر کی باتوں کے بعد مرزا غالب نے مہاجن سے کچھ اور ادھار رقم کا مطالبہ کیا لیکن سود پر معاملہ اٹک جاتا ہے- مہاجن کہتا ہے کہ سود وہی سوا روپیہ فی سینکڑہ ہوگا مگر مرزا بارہ آنے فی سینکڑہ ادا کرنے کا کہتے ہیں- یہاں مہاجن کہتا کہ "حضور بارہ آنے سینکڑہ پر تو کوئی بھی مہاجن قرضہ نہیں دے گا" - پھر وہ شہنشاہ ہند بہادر شاہ ظفر کا حوالہ دے کر کہتا ہے "آج کل تو بادشاہ کو بھی روپے کی ضرورت پڑتی ہے"- گویا وہ یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اتنے کم سود پر کون آپ کو قرض دے گا جبکہ بڑے لوگوں کو قرضہ دینے پر زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے- قصہ مختصر قرض واپس نہ ہونے پر مہاجن متھرا داس نے مرزا غالب پر عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا - اتفاق سے عدالت کے سربراہ مفتی صدر الدین آزردہ تھے جو مرزا غالب کے مداح اور خود بھی ایک اچھے شاعر تھے- مرزا نے صدر عدالت کو سلام پیش کیا تو مفتی صاحب نے مسکراتے ہوئے سوال کیا کہ "مرزا صاحب آپ اس قدر قرض کیوں لیتے ہیں- آخر یہ معاملہ کیا ہے"؟ غالب نے تھوڑے توقف کے بعد کہا "کیا عرض کروں میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا"- مفتی صدر الدین مسکرائے اور کہا کہ "کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے"- غالب نے برجستہ کہا ایک شعر موزوں ہو گیا ہے حکم ہو تو جواب میں عرض کروں - اجازت ملنے کے بعد غالب نے یہ شعر پڑھا-

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

کہانی آگے اور بھی ہے مگر مختصراً عدالت کے سربراہ مفتی صدر الدین آزردہ نے غالب سے کہا کہ مقدمے میں سب کچھ ثابت ہے اس لئے فیصلہ آپ کے خلاف ہوگا مگر میں دوستی کے ناطے اپنی جیب سے آپ کے ذمہ تمام قرض ادا کر دوں گا مگر کوشش کریں کہ آپ کسی کی مقروض نہ ہوں- اس کے بعد میں آپ کی مدد نہ کروں گا- یوں مرزا غالب آئندہ کیلئے قرض نہ لینے کا وعدہ کر کے وہاں سے رخصت ہو گئے

کچھ عرصہ قبل وزیر اعظم شہباز شریف نے مسلم لیگ ن کے سینیٹرز سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم کب تک سعودی عرب اور چین سے قرض مانگتے رہیں گے- وہ سوچتے ہوں گے کہ ہم کب اپنے پیروں پر کھڑے ہوں گے- میاں شہباز شریف کے جملوں پر غور کیا جائے تو سعادت حسن منٹو کی بیان کی گئی مرزا غالب کی کہانی اور آخری مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفر کی جانب کیا گیا اشارہ پاکستان کے حالات سے کس قدر مماثلت رکھتا ہے- بیشک زمانہ اور کردار بدل چکے ہیں مگر کہانی وہی ہے- مرزا غالب کا تعلق ایک اچھے خاصے خاندان سے تھا وہ چاہتے تو ایک اچھی خاصی زندگی بسر کر سکتے تھے مگر مے نوشی کی لت کے سبب ان کا بال بال مقروض تھا- یہی حال بادشاہ سلامت کا تھا- وہ تمام عمر سوائے حکومت چلانے کے ہر قسم کی سرگرمیوں میں مصروف رہے- جس کا نتیجہ آج تاریخ کے اوراق میں درج ہے-

بدقسمتی سے پاکستان جیسے خوبصورت اور ترقی پذیر ملک کا حال بھی یہاں کے حکمرانوں اور اشرافیہ نے بتدریج بد سے بدتر کر دیا ہے- سوائے چند ایک کو چھوڑ کر ہر بڑے شخص پر کرپشن' منی لانڈرنگ' اختیارات کا ناجائز استعمال جیسے الزامات ہیں- حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس پر الزامات ہوتے ہیں' وہ خود کو بے گناہ کہتا ہے اور عدالتوں سے بری بھی ہو جاتا ہے- پھر خدا جانے وہ کون سا جن ہے جس نے ملک کو اس حال میں پہنچا دیا ہے- کچھ دن ہوئے وزیر اعظم نے ملک کو معاشی بحران کو نکالنے کیلئے امراء اور بڑی صنعتوں پر ایک سال کیلئے سپر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے جن بڑی صنعتوں پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے- ان میں ٹیکسٹائل' سٹیل' سگریٹ سازی' آٹو موبائل انڈسٹری' شوگر' آئل اینڈ گیس' بینکنگ انڈسٹری' مشروبات اور کیمیکلز' ایل این جی ٹرمینلز اور فرٹیلائزر

وغیرہ شامل ہیں- اس کے علاوہ پندرہ کروڑ آمدن والوں پر ایک فیصد' پچیس کروڑ پر تین فیصد' بیس کروڑ پر دو فیصد اور تیس کروڑ سالانہ پر چار فیصد سالانہ ٹیکس ہوگا- وزیر اعظم نے یہ اعلانات کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہمیشہ غریب عوام نے قربانی دی تھی- اب امیر لوگوں کو قربانی دینی ہو گی- محترم وزیر اعظم صاحب بڑے احترام سے عرض کروں گا کہ غریب نے کیا قربانی دینی ہے اس سے تو پہلے ہی دو وقت کی روٹی چھین لی گئی ہے بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ ہمیشہ غریب آدمی کو ہی قربانی کا بکرا بنایا جاتا ہے- رہ گئی سپر ٹیکس کی بات تو ماہرین کے مطابق اس سے ملک کے مجموعی حالات پر کچھ بھی اثر نہیں ہونے والا- جہاں تک بجلی پٹرول اور گیس کا تعلق ہے اس کا نشانہ غریب لوگ ہی بنتے ہیں- اس لے وزیر اعظم صاحب سے گزارش ہے کہ غریب عوام کو مہنگائی کے مزید بوجھ تلے دبانے کی بجائے اگر آپ ان کے دکھ درد اور اذیت کو محسوس کرتے ہیں تو پھر حقیقی قربانی کیلئے آپ جیسے لوگوں کو آگے آنا چاہیے- وہ اس طرح کہ ایک سال کیلئے تمام سرکاری دفاتر اور عمارتوں میں ائرکنڈیشن بند کر دیئے جائیں اور پنکھوں پر گزارہ کریں- گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے سرکاری افسران اور اراکین اسمبلی وسینیٹ اپنی تنخواہوں سے اپنی گاڑیوں میں پٹرول ڈلوائیں - اس دوران ملک میں سولر انرجی کے کارخانے لگائیں- متوسط اور غریب طبقات کو سولر انرجی کیلئے آسان اقساط پر قرضے دیئے جائیں- بڑے سرمایہ داروں' جاگیرداروں اور پوش علاقوں کے رہائشیوں کو سولر انرجی کی طرف آمادہ کیا جائے - پانی بچانے اور سٹور کرنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے- اسی طرح کے مزید کئی بچت کے منصوبوں پر کام کیا جا سکتا ہے- سب سے بڑھ کر بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے کیلئے بھی سنجیدگی کے ساتھ کام کیا جائے تو ایک ہی سال میں ملک کے حالات بدلتے ہوئے نظر آنا شروع ہو جائیں گے- ساتھ ہی غیر ملکی قرضوں سے نجات کی راہ بھی ہموار ہونا شروع ہو جائے گی - اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر خدانخواستہ غالب کی طرح یہ کہنا نہ پڑ جائے'

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

☆......☆......☆

بقیہ جات

بقیہ — پیٹرولیم لیوی

لگاتا اور غریب کو ریلیف دیتا ہے۔ وزیر مملکت کا مزید کہنا تھا کہ آئی ایم ایف سے جو گذشتہ حکومت معاہدہ کر کے گئی اس پر ہی عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ ہم ایسے ٹیکس لائے ہیں جو صاحب ثروت لوگوں پر لگیں۔ ہم صرف اپنی کمٹمنٹس کو آنر کر رہے ہیں۔ وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے کہا کہ اس وقت لیوی صفر ہے۔ ابھی 50 روپے لیوی لگانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ٹیکس کی شرح کے حوالے سے منظور کی گئی ترمیم کے مطابق ماہانہ 50 ہزار روپے تک تنخواہ لینے والوں پر کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا۔ ماہانہ 50 ہزار روپے سے ایک لاکھ تک تنخواہ لینے والوں پر 2.5 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد ہوگا۔ 10 لاکھ روپے سے زائد کی ماہانہ تنخواہ لینے والوں پر 29 لاکھ روپے سالانہ جبکہ 10 لاکھ روپے سے اضافی رقم پر 35 فیصد ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ ماہانہ پانچ سے 10 لاکھ روپے تنخواہ والوں پر 10 لاکھ روپے سالانہ اور پانچ لاکھ روپے سے اضافی رقم پر 32.5 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ ماہانہ تین سے پانچ لاکھ روپے تک تنخواہ لینے والوں پر چار لاکھ 5 ہزار روپے سالانہ جبکہ تین لاکھ روپے سے اضافی رقم پر 25 فیصد ماہانہ ٹیکس عائد ہوگا۔ ماہانہ دو سے تین لاکھ تنخواہ والوں پر ایک لاکھ 65 ہزار سالانہ جبکہ دو لاکھ سیا اضافی رقم پر 20 فیصد ماہانہ ٹیکس عائد ہوگا۔ ماہانہ ایک سے دو لاکھ تنخواہ والوں پر 15 ہزار روپے فکس ٹیکس سالانہ جبکہ ایک لاکھ روپے سے اضافی رقم پر 12.5 فیصد کی شرح سے ماہانہ ٹیکس عائد ہوگا۔ قومی اسمبلی نے 15 کروڑ سے 30 کروڑ روپے سالانہ ?آمدنی پر ایک سے چار فیصد سپر ٹیکس عائد کرنے کی شق کی بھی منظوری دے دی۔ شق کی منظوری کے بعد 30 کروڑ روپے سے زائد سالانہ ?آمدنی والے شعبوں پر 10 فیصد سپر ٹیکس عائد ہوگا۔ ایئرلائنز، آٹو موبائل، مشروبات، سیمنٹ، کیمیکل، سگریٹ، فرٹیلائزر، اسٹیل، ایل این جی ٹرمینل، آئل مارکیٹنگ، آئل ریفائننگ، فارماسوٹیکل، شوگر اور ٹیکسٹائل پر دس فیصد سپر ٹیکس عائد ہوگا۔ درآمدی موبائل فونز پر بھی لیوی عائد کر دی گئی۔ تیس ڈالر کے موبائل فون پر 100 روپے، 30 ڈالر سے 100 ڈالر مالیت کے موبائل فونز پر 2 سو روپے، 200 ڈالر کے درآمدی موبائل فون پر 6 سو روپے، 350 ڈالر مالیت کے موبائل فونز پر 18 سو روپے، 5 سو ڈالر کے موبائل فون پر 4 ہزار، 7 سو ڈالر مالیت کے موبائل فون پر 8 ہزار روپے اور 701 ڈالر مالیت کے موبائل فون پر 16 ہزار لیوی عائد ہوگی۔ بینکنگ سیکٹر پر مالی سال 2023 میں دس فیصد سپر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ تاجروں سے بجلی کے بلوں کے ذریعے سیلز ٹیکس وصول کرنے سے متعلق شق بھی منظور کر لی گئی۔

بقیہ — عمران خان

ہے۔ لوگوں کو آگاہ کریں کہ یہ ذمہ داری صرف عمران خان کی نہیں بلکہ پوری قوم کی ہے۔

بقیہ — بجلی بحران

ہوا ہے جس کے باعث بجلی کا شارٹ فال 8 ہزار 911 میگاواٹ تک پہنچ گیا۔ ملک میں بجلی کی طلب ریکارڈ 30 ہزار 233 میگا واٹ تک پہنچ گئی ہے جبکہ بجلی کی کل پیداوار 21 ہزار 322 میگا واٹ ہے۔ ذرائع کا مزید کہنا ہے کہ شہری علاقوں میں لوڈشیڈنگ کا دورانیہ 14 گھنٹے اور دیہی علاقوں میں لوڈشیڈنگ کا دورانیہ 18 گھنٹے سے تجاوز کر چکا ہے۔ نقصانات کے باعث 2 ہزار میگا واٹ سے زائد بجلی ضائع ہو رہی ہے۔ زیادہ نقصانات والے علاقوں میں بجلی کی بندش کا دورانیہ 20 گھنٹے تک ہے۔ پاور ڈویژن کے ذرائع کے مطابق ٹرپنگ اور اوور لوڈنگ کے باعث بعض علاقوں میں گھنٹوں طویل لوڈشیڈنگ ہے۔ ملک کیپسٹر فیڈرز پر ٹرپنگ ترسیلی نظام میں خرابیوں کا سامنا ہے۔ آئیسکو کو 500 میگاواٹ، لیسکو کو 693 میگاواٹ تک بجلی کی کمی کا سامنا ہے۔ اسلام آباد میں 10 سے 12 اور گرد و نواح میں 14 گھنٹے تک کی لوڈشیڈنگ ہے۔

بقیہ — ٹی سی یو

ہوتی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر ٹرانسپورٹ منصفانہ سمجھوتہ کروانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس مسئلے کو حل کرانے کی کوشش کرے۔ برطانوی محکمہ ٹرانسپورٹ کے ایک ترجمان نے ایک دفعہ پھر یہ موقف اختیار کیا ہے کہ وزیر ٹرانسپورٹ ہڑتال ختم کروانے کے لئے ہونے والے مذاکرات میں شرکت نہیں کر سکتے۔ ان کا کام عوام کو مہنگائی سے محفوظ رکھنا اور اس ملک کے محنتی لوگوں کی کمائی کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ یہ بات یونین کے نمائندے اچھی طرح جانتے ہیں کہ تنخواہوں اور کام کے طریقہ کا تعلق حکومت سے نہیں ہے یہ آجروں اور ان لوگوں کا مسئلہ ہے جن کی وہ نمائندگی کر رہی ہے یعنی نیٹ ورک ریل اور ٹرین آپریٹنگ کمپنیز کا ہے ہم ایک دفعہ پھر یونین کے نمائندوں سے کہیں گے کہ وہ ہڑتالوں کی کال دینے کے بجائے مذاکرات کی میز پر واپس جائیں کیونکہ ہڑتال سے صرف عوام کو تکلیف پہنچے گی۔ آر ایم ٹی کے جنرل سیکریٹری مل لنچ کا کہنا ہے کہ ہمیں ہمیشہ سے یہ معلوم تھا کہ ان مذاکرات کے حوالے سے حکومت کو وسیع اختیارات حاصل ہیں اور ان قانونی رائے کے حوالے سے ہمارے اس خیال

کی تائید ہوگئی ہے گرانٹ شیپس کو ریل کمپنیوں کو جھکا لگا نا بند کر کے آر ایم ٹی کے ساتھ معاہدے کی اجازت دینا چاہئے جیسا کہ ہم نجکاری کے بعد درجنوں مرتبہ کر چکے ہیں، وزیر ٹرانسپورٹ اس بات کی تحریری ضمانت دینے کو تیار نہیں ہیں کہ لازمی چھانٹی نہیں ہوگی یہ صورت حال تبدیل ہونا چاہئے ہم اپنے ارکان کیلئے اخراجات زندگی کے مطابق تنخواہوں میں اضافے اور ملازمتوں کے تحفظ کے معاملے میں مذاکرات اگلے ہفتے بھی جاری رکھیں گے۔

بقیہ — بورس جانسن

کریں گے۔ دوسری طرف وزیراعظم بورس جانسن کے خلاف رواں مہینے میں عدم اعتماد کی تحریک میں پارٹی کے 148 ارکان نے ان کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ اطلاع ملی ہے کہ نارتھ ویسٹ لیسٹر شائر سے تعلق رکھنے والے رکن پارلیمنٹ اینڈریو بریجن نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ کمیٹی کے ایگزیکٹو کے عہدے کیلئے الیکشن لڑیں گے اور جلدی اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا مرحلہ جائے گا اور یہ کام جتنی جلدی ہو جائے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ اگر موسم گرما کی تعطیلات کو بمشکل ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور ہمیں مزید ایک مرتبہ ووٹنگ کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ بکنگھم شائر سے تعلق رکھنے والے رکن پارلیمنٹ وائی کومب نے بھی اس امید کا اظہار کیا ہے کہ میرے ساتھی مجھے اس عہدے پر کام کرنے کا موقع دیں گے تاہم انھوں قوانین تبدیل کرنے کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔ ٹوری پارٹی کے سابق قائد نے بھی کہا ہے کہ ضمنی انتخابات کے نتائج کے بعد وزیراعظم کو اپنا عہدہ چھوڑ دینا چاہئے۔

بقیہ — ڈالر گر گیا

روپے 37 پیسے کی کمی کے بعد ایک ڈالر 205 روپے 50 پیسے کا ہو گیا ہے۔ دوسری جانب پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں بھی کاروبار کا مثبت آغاز ہوا ہے۔ پی ایس ایکس میں 100 انڈیکس 60 پوائنٹس اضافے کے ساتھ 41 ہزار 700 کی سطح پر موجود ہے۔ گزشتہ روز انٹر بینک میں روپے کے مقابلے میں ڈالر کی قیمت میں کمی کا رجحان برقرار رہا اور ڈالر 1.30 پیسے جبکہ اوپن مارکیٹ میں 50 پیسے سستا ہوا۔ یورو اور پاؤنڈ کی قیمت میں بھی کمی دیکھی گئی۔

بقیہ — کرونا وباء

عکاسی کرتی ہے جس کے دوران لاؤ ایونٹس کے فوڈ سٹینڈرڈز اینڈ سیفٹی پر اثرات کے بارے میں اہم تشویش پائی جاتی ہے۔ برطانوی کنزیومرز اور ہمارے انٹرنیشنل ٹریڈنگ پارٹنرز کیلئے یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ رپورٹ اس امر کی یقین دہانی فراہم کراتی ہے کہ ہم برطانیہ میں جن ہائی فوڈ سٹینڈرڈز سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ فوڈ سسٹم کیلئے انتہائی مشکل دور میں بھی برقرار رکھے گئے ہیں۔ تاہم حالیہ اہم واقعات کے اثرات ابھی محسوس کیے جا رہے ہیں اور ان واقعات کے اثرات اگلے کئی برسوں تک ہمارے فوڈ سٹینڈرڈز پر مرتب ہوتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی غلط فہمی میں نہیں ہیں کہ آگے بڑے چیلنجز ہیں۔ حکومت میں اپنے پارٹنرز کے ساتھ مل کر ہم سب کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ فوڈ سسٹم میں موجودہ چیلنجز کو اس انداز میں حل کیا جائے کہ ہم مستقبل کے ایک محفوظ، صحتمند اور زیادہ پائیدار فوڈ سسٹم کیلئے آگے بڑھ رہے ہیں۔

بقیہ — این ایچ سی

باعث مریضوں کی تعداد ایک تہائی سے کم ہو گئی ہے۔ ویک اینڈ پر کام کرنے والی کلینکس اور سرجری کے مراکز بھی کووڈ کے سبب طویل ہوتی مریضوں کی فہرست کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوئے جبکہ برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کے رہنما ڈاکٹر ناگ پال نے خبردار کیا ہے کہ سرجری کے مریضوں کی تعداد کم کرنے کی کوششوں کے ساتھ ہسپتالوں میں بیڈز اور عملے کی کمی کو پورا کیا جائے کیونکہ این ایچ ایس میں ایک لاکھ اسامیاں خالی ہیں جن میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹرز کام سے بہت تھکے ہوئے ہیں اور اس پیشے کو چھوڑ رہے ہیں۔ گزشتہ ماہ مئی میں 22 لاکھ افراد کو ہسپتالوں کے ایمرجنسی شعبہ میں جانا پڑا۔ انگلینڈ میں مجموعی طور پر 65 لاکھ افراد علاج کے منتظر ہیں، جن میں ایک بڑی تعداد گھٹنے اور کولہے کی تبدیلی اور آنکھوں کے آپریشن کے منتظر مریضوں کی ہے۔ کورونا کے دوران این ایچ ایس کی توجہ وائرس سے متاثرہ افراد کے علاج پر مرکوز ہونے کے سبب دیگر مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

بقیہ — قمر باجوہ

کا بھی دورہ کیا۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق وفد نے دربار حضرت میاں میر، حویلی نونہال سنگھ، گوردوارہ جنم استھان گورو رام داس، سمادھی رنجیت سنگھ، گوردوارہ ڈیرہ صاحب، کرتار پور کوریڈور، ننکانہ صاحب اور ڈیرہ چوہا صاحب گوردوارہ کا دورہ کیا۔ علاوہ ازیں وفد نے

ضلع اورکزئی میں سمانہ قلعہ، لاک ہارٹ فورٹ اور سارہ گڑھی یادگار کا مشاہدہ کیا جہاں 1897ء میں برطانوی مہم کے ایک حصے کے طور پر 21 سکھ سپاہیوں نے جانیں دی تھیں۔

بقیہ — عمانوئیل غوری

کیلئے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ سے مشروط کر رکھا تھا اور ان اداروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے یہ ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے۔ اس میں اقلیتی ارکان پارلیمنٹ کو بطور مہرہ استعمال کیا گیا ہے۔

بقیہ — عمارتیں منہدم

کارپوریشن کے پلانز کے بارے میں مشاورت میں علاقے کے رہائشیوں کے 88 فیصد نے انہدام کے متبادل کیلئے ووٹ دیا تھا۔ باربیکن ایسوسی ایشن کے چیئرمین ایڈم ہوگ نے کہا کہ یہ کوتاہ نظر والی تجویز ہے جس میں وژن کی کمی ہے اور اس میں بظاہر پیسہ اکٹھا کرنے کی خواہش کارفرما ہے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس سکیم کو لوکل ریذیڈنٹس اور کمیونٹی کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ خود شہر کی اپنی بہت سی پالیسیوں سے متصادم ہے۔ باربیکن کوارٹر ایکشن کے سے منسلک برنابی سپریز نے کہا کہ ہم ان تمام لوگوں سے مطالبہ کر رہے ہیں جو باربیکن کوارٹر سے محبت کرتے ہیں اور باربیکن کوارٹر اور لندن سے محبت کرنے والے تمام افراد سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس مشاورت کا جواب دیں اور سٹی آف لندن کو روکیں، اور اس پر نظرثانی کریں اور اس ری سیٹ کریں اور ایک متبادل پلان تیار کرنے کیلئے ریذیڈنٹس کے ساتھ مل کر تعمیری کام کریں جو کمیونٹی کا بائی ان حاصل کرے اور منزل کے شہر کیلئے ان کے عزائم میں کنٹری بیوشن کرے۔

بقیہ — ہندو قتل

موبائل اور انٹرنیٹ سروس بند کر دی گئی ہے۔ عوامی اجتماعات پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

بقیہ — گھروں کی قیمت

تناسب 9.7 ہے۔ تاہم، ویسٹ منسٹر اور سٹی آف لندن میں وبا کے آغاز کے بعد سے گھر کی قیمت اور آمدنی کے تناسب میں سب سے زیادہ بہتری دیکھی گئی، 2020ء کے اوائل میں 16.8 سے کم ہو کر 2022 میں 14.5 رہ گئی۔ شہروں سے ہٹ کر بڑی جائیدادوں کے لیے خریداروں کی بڑھتی ہوئی طلب میں نارتھ ایسٹ انگلینڈ کا علاقہ سب سے زیادہ سستا ہے جہاں مکان کی اوسط قیمت 162692 ہے اور مکان کی قیمت سے آمدنی کا تناسب 4.6 ہے۔ انگلینڈ کے شمال مشرق میں مکانات کی قیمتیں بھی 2007ء کے مقابلے میں زیادہ سستی ہیں، جب یہ تناسب 5.8 تھا۔ مکانات خریدنے کے جو خواہشمند پہلی بار خریداری کر رہے ہیں کی اوسط عمر 32 سال ہے۔ مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر شرح سود میں اضافے کے ساتھ، اس بات کا امکان نہیں ہے کہ مکانات کی قیمتیں اس رفتار سے بڑھتی رہیں جو ہم نے حال ہی میں دیکھی ہے۔ بینک آف انگلینڈ کی بنیادی شرح 1 فیصد ہے، جو جنوری 2009ء کے بعد سب سے زیادہ ہے یہ تحقیق ہیلی فیکس ہاؤس پرائس انڈیکس کے اعداد و شمار پر مبنی تھی، جس میں عام گھروں کی قیمتوں کا برطانیہ بھر میں اوسط آمدنی سے موازنہ کیا گیا تھا۔

بقیہ — صحافی گرفتار

جذبات کے ساتھ کھیلنے سے باز رہے۔ دوسری طرف بھارتی کی کانگریس پارٹی کے لیڈر راہول گاندھی نے اس گرفتاری کے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اس طرح کے کیسوں سے بی جے پی کا نفرت بھرا چہرہ بے نقاب ہو رہا ہے۔ سچ کی آواز دبانے کے لئے ایسے اقدامات قابل مذمت ہیں۔

بقیہ — قتل

اور جس نے بھی دروازہ کھولا، اسے چاقو سے نشانہ بنایا۔ مشتبہ ملزم کی شناخت 31 سالہ ایک شخص ہے، جسے پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

بقیہ — عمر قید

نے کہا کہ وہیل کے پیچھے بیٹھنے والے کی لاپروائی اور خطرناک رویئے کی وجہ سے بہت سی جانیں ضائع ہوگئی ہیں اور خاندان تباہ ہوئے ہیں۔ ہم نے قانون میں تبدیلی کی ہے اور اب جو بھی اس کے ذمہ دار ہوں گے ان کو ممکنہ طور پر عمر بھر جیل کی سلاخوں کے پیچھے رہنا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت رولز تبدیل کر رہی ہے جس کے ذریعے ججوں کو یہ اختیار مل گئے ہیں وہ سماعت سے محروم افراد کو جیوری کے سامنے مباحثوں اور دلائل کے دوران اشاروں کی زبان کے ٹرانسلیٹرز کی اضافی مدد فراہم کر سکیں۔ قبل ازیں صرف 12 حلف اٹھانے۔

بقیہ — ریل کمپنیز

کمپنیوں کے باسز ہر سال ملینز بونس لیتے ہیں جبکہ عام ملازم جو دن رات محنت کرتے ہیں اور ادارے کو منافع کما کر دیتے ہیں ان کو بنیادی سہولتیں اور افراط زر کے لحاظ سے تنخواہ میں اضافہ دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ریلوے ورکرز کی نمائندہ آر ایم ٹی یونین کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور ان کے مطالبات کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ گذشتہ 3 برس سے ریلوے ملازمین کی تنخواہ نہیں بڑھیں۔ آر ایم ٹی یونین نے 7 فیصد تنخواہ بڑھانے کا جو مطالبہ کیا ہے وہ بالکل جائز ہے کیونکہ ابھی کل ہی حکومتی مالی اداروں نے 9.1 فیصد افراط زر بڑھنے کی نشاندھی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریل، میری ٹائم اور ٹرانسپورٹ (RMT) یونین کے ارکان اس ہڑتال میں حصہ لے رہے ہیں۔ تنازعہ بنیادی طور پر ملازمتوں کے تحفظ، تنخواہوں میں اضافہ اور کام کی شرائط کا ہے۔ یہ بنیادی اور حقیقی مسائل ہیں جو سرمایہ دارانہ سماج میں آجروں کی لوٹ گھسوٹ میں عام شہری بھگت رہے ہیں۔ RMT یونین کا کہنا ہے کہ آپریٹرز اور نیٹ ورک ریل تنخواہ کی نئی شرحیں تجویز کر رہے ہیں جو کہ بہت کم ہے اور افراط زر کے مطابق نہیں ہیں۔ ریل کمپنیاں جو اقدامات اٹھا رہی ہیں ان کا حقیقی معنوں میں تنخواہ میں کٹوتی کا مطلب ہے، کیونکہ ان کی تنخواہیں پہلے سے کم ہیں۔ یونین کا کہنا ہے کہ کورونا وائرس کی وبا کے دوران انتہائی خطرناک حالات میں جان پر کھیل کر کام کرنے کے باوجود عملے کا تین سالوں سے تنخواہ میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔ آر ایم ٹی یونین کا کہنا ہے کہ ریلوے اور ٹرینوں پر کام کرنے والے 40,000 تک کا عملہ ہڑتال میں حصہ لے رہا ہے۔ اس میں سگنلرز، دیکھ بھال کرنے والے کارکن، ٹکٹ جمع کرنے والے اور کلینرز شامل ہیں۔ ٹرانسپورٹ سکریٹری گرانٹ شیپس نے تنازعہ کو حل کرنے کی کوشش میں یونین کے ساتھ ملنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تنازعہ یونینوں اور آجروں کے حل کے لیے ہے۔ یہ انتہائی غیرذمہ دارانہ، موقع پرستانہ اور عوامی و انسانی حقوق کے منافی ہے۔ عوام سڑکوں کر دھکے کھا رہے ہیں اور حکومت کہہ رہی ہے کہ یہ اُن کا مسئلہ نہیں ہے۔ RMT کے راہنما ایلکس گورڈن اور مِک لنچ کا کہنا ہے کہ یونین بات چیت کے لیے تیار ہے۔ وہ ممبران کی تنخواہوں میں کم از کم 7% اضافہ چاہیں گے، تاکہ تنخواہوں کو مہنگائی کے مطابق رکھا جا سکے۔ ساؤتھ ایشین راہنماؤں نے کہا کہ ہم ریلوے ملازمین کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور ان کے مطالبات کی حمایت کرتے رہیں گے۔

بقیہ — یونائیٹڈ ڈیموکریٹ

فراہم کریں گے۔ متبادل معاشی نظام سے سامراجی بالادستی و قرض غلامی کا خاتمہ اور آزاد خارجہ پالیسی کے تحت پڑوسی ممالک کے ساتھ دوستی و معاشی تعلقات قائم کریں گے۔ عوامی ورکرز پارٹی کی میزبانی میں "متبادل سیاسی نظام" کے لیے بلائی گئی "آل پارٹیز پیپلز کانفرنس" میں بائیں بازو کی 23 جماعتوں، ٹریڈ یونینوں، طلباء و خواتین تنظیموں کی اتحاد میں بھرپور شرکت۔ ابتدائی اعلامیہ جاری۔ 17 جولائی کو ملک بھر میں آئی ایم ایف کے مسلط کردہ بجٹ اور محنت کش عوام کی معاشی بدحالی کے خلاف ملک گیر احتجاج ہوگا، جبکہ متحدہ محاذ کا آئندہ اجلاس 30 جون کو لاہور میں منعقد ہوگا جس میں مزید تنظیموں کو شامل کیا جائے گا۔ اسٹیبلشمنٹ، جاگیرداروں، سرمایہ داروں اور سامراج کی حکمرانی ناکام ہو چکی ہے، محنت کش عوام، محکوم اقوام و نوجوانوں کی نمائندگی ہم کریں گے۔ معاشی و سیاسی بحران پر عوامی ورکرز پارٹی کے زیر اہتمام کانفرنس میں جمہوری، سیکولر، ترقی پسند قوتوں کا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ کے نام سے نئے متحدہ محاذ کا قیام۔ تمام حکمران جماعتیں عوام کی بجائے اسٹیبلشمنٹ، آئی ایم ایف اور منافع خوروں کے مفادات کا تحفظ کرتی ہیں اور صرف کرسی کے لیے کوشاں ہیں۔ اگر ریاستی ترجیحات میں بنیادی تبدیلی نہ لائی گئیں تو پاکستان کی بیشتر نوجوان آبادی کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ مزدوروں، کسانوں، عورتوں اور مذہبی اقلیتوں کا حق حکمرانی کو منوانے کے لیے تمام جمہوریت اور ترقی پسند قوتوں کا منظم ہونا ناگزیر ہے۔ ان خیالات کا اظہار مختلف مقررین نے اسلام آباد میں عوامی ورکرز پارٹی کی جانب سے منعقد ہونے والی "آل پارٹیز پیپلز کانفرنس" میں کیا، جس میں ترقی پسند سیاسی کارکنان، دانشوروں، طلبا، ٹریڈ یونین رہنماؤں اور محنت کشوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور ایک نئے متحدہ محاذ "یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ" کے قیام کا اعلان کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عوامی ورکرز پارٹی کے قائدین یوسف مستی خان، اختر حسین ایڈووکیٹ، عصمت شاہجہاں، ڈاکٹر فرزانہ باری اور ڈاکٹر عاصم سجاد اختر نے کہا کہ موجودہ معاشی بحران سے ثابت ہو گیا ہے کہ پاکستان کے مروجہ حکمرانی کے نظام میں عوام کے لیے سوائے بھوک، بدحالی کے اور کچھ نہیں بچتا۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیبلشمنٹ اور اس کی اشیرباد چاہنے والے سیاست دانوں کا آئی ایم ایف سے بھیک مانگنا اور خود پانی، جنگلات، زمین اور دیگر قدرتی وسائل کی لوٹ مار سے منافع کمانا ہی مقصد ہے، خواہ معیشت مکمل طور پر تباہ ہو جائے اور محنت کش اکثریت بھوک اور پیاس سے مر جائے۔ انہوں نے کہا اس تناظر میں اشد ضرورت ہے کہ ترقی پسند اور حقیقی جمہوریت کے لیے جدوجہد کرنے والی سیاسی و سماجی قوتیں سامراج اور اسٹیبلشمنٹ مخالف، محنت کش عوام کے تمام حقوق، عورتوں اور بچوں کے تحفظ، ماحولیات کے بچاؤ، محکوم اقوام اور عوام پر ڈھائے جانے والے جبر کے خلاف اور پاکستان کو ایک حقیقی جمہوری وفاق بنانے اور مذہب کے سیاسی استعمال کی روک تھام کے گرد اتحاد قائم کریں۔ نیشنل پارٹی کے سینیٹر طاہر بزنجو نے کہا کہ ماضی کی نیشنل عوامی پارٹی کی طرز پر تمام ترقی پسند قوتوں کے محاذ کو بنانے کے عمل کو ہم خیر مقدم کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ریاستی جبر کی بدترین اشکال کا شکار بلوچستان، سابقہ فاٹا اور دیگر مظلوم خطوں کے نوجوانوں کو اس سے مثبت پیغام جائے گا۔ نیشنل ڈیموکریٹک موومنٹ کے راہنما افراسیاب خٹک نے کہا کہ پاکستان کو کثیر القومی ریاست تسلیم کروانا اور حقیقی جمہوری وفاق بنانا ترقی پسندوں کا ہی کام ہے وگرنہ حکمران ٹولہ ہمیں مزید نفرت کی سیاست میں دھکیلے گا۔ پی آر ایس ایف کے جمیل اقبال نے کہا کہ پاکستان میں 15 کروڑ نوجوان ہیں جن کو تعلیم اور روزگار کے ساتھ ساتھ باعزت زندگی چاہیے، جو کہ قومی سلامتی کی ریاست کو فلاحی ریاست میں تبدیل کر کے ہی ممکن ہے۔ عوامی تحریک کے نور احمد کاتھیار نے کہا کہ سندھ کے عوام پانی کو ترس رہے ہیں، دریا سوکھ گئے ہیں جبکہ گلگت بلتستان میں گلیشیئر پگھل رہے ہیں، بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں ماہی گیر اور کسان کا روزگار برباد ہو گیا ہے مگر پھر بھی ریاستی ترجیحات میں کوئی تبدیلی نہیں نظر آتی، افغانستان اور ہندوستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور عوام کو معاشی ترقی کے فوائد پہنچانا ترقی پسند قوتوں کا ہی فریضہ ہے۔ یو۔ ڈی۔ ایف میں شامل جماعتوں میں عوامی ورکرز پارٹی، نیشنل پارٹی، پاکستان مزدور کسان پارٹی، سندھ یونائیٹڈ پارٹی، عوامی جمہوری پارٹی، پیپلز پارٹی شہید بھٹو، عوامی تحریک، حقوق خلق پارٹی، طبقاتی جدوجہد، پاکستان مزدور محاذ، تحریک استقلال، قومی محاذ آزادی، نیشنل ڈیموکریٹک موومنٹ، قومی وطن پارٹی، جموں کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی، جموں کشمیر لبریشن فرنٹ، یونائیٹڈ کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی، جموں کشمیر عوامی ورکرز پارٹی، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان، ڈیموکریٹک فورم آف پاکستان، عوامی ورکرز پارٹی گلگت بلتستان، ریسرچ اینڈ پبلیکیشن سینٹر، وومن ڈیموکریٹک فرنٹ، پروگریسو اسٹوڈنٹس فیڈریشن شامل ہیں، جبکہ محاذ کا آئندہ اجلاس 30 جون کو لاہور میں منعقد ہوگا جس میں مزید تنظیموں کو شامل کیا جائے گا۔ اتحاد میں پاکستان اور آزاد کشمیر کی 23 ترقی پسند سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے ایک ایک ممبر پر مشتمل 23 رکنی قومی آرگنائزنگ کمیٹی تشکیل دی گئی اور بزرگ سوشلسٹ راہنما و عوامی ورکرز پارٹی کے صدر یوسف مستی خان کو یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ کا پہلا کنوینر منتخب کیا گیا۔ نئے متحدہ محاذ کی جانب سے 17 جولائی کو آئی ایم ایف کے مسلط کردہ بجٹ اور محنت کش عوام کی معاشی بدحالی کے خلاف ملک گیر احتجاج ہوگا۔

بقیہ — پرویز فتح

ہے کہ وہ پرائیویٹ ٹرین آپریٹرز کے اس بحران میں ہونے والے کسی بھی نقصان کو پورا کرنے کے لیے ٹیکس دہندگان کی رقم کا استعمال کریں گے۔ اس وقت ٹوری حکومت ہڑتالی کارکنوں کو ہٹانے کے لیے قانون میں تبدیلی کی دھمکی دے رہی ہے، جو کہ ملازمین کا جمہوری اور آئینی حق پر ڈاکہ ہے۔

موجودہ حکومت ریل کی ہڑتال میں اپنا کوئی کردار نہ ہونے کا کہہ کر لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ اُن کا یہ کہنا کہ یہ ہڑتال صرف ٹرین آپریٹرز اور یونینوں کے درمیان ہے، سراسر غلط بیانی ہے۔ ریل آپریٹرز اور حکومت کے درمیان معاہدے کے تحت اگر آپریٹرز حکومت کی ہدایات پر عمل نہ کرے تو حکومت ان پر مالیاتی پابندیاں عاید کر سکتی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے وزیر کو ریل آپریٹرز اور یونین کے درمیان معاہدے کے حوالے سے بہت وسیع اختیارات حاصل ہیں، اور انھیں اس بات کے نمایاں اختیارات حاصل ہیں کہ وہ بتا سکیں کہ صنعتی تنازع کو کس طرح ہینڈل کیا جائے۔ قانونی رائے کے مطابق وزیر ٹرانسپورٹ کی شرکت کے بغیر ریل ?آپریٹرز اپنے ملازمین کے ساتھ قواعد و ضوابط پر معاہدہ نہیں کر سکتے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یونینوں کے ساتھ ملازمین کی تنخواہوں، شرائط و ضوابط، چھانٹیوں اور ادارے کی تنظیم نو کی بات چیت سے قبل ریل ?آپریٹرز کو ٹرانسپورٹ کے وزیر کی تائید حاصل کرنا ضروری ہے۔ ٹرانسپورٹ کے وزیر ٹی وی اسٹوڈیوز کے دورے کر کے جلتی پر تیل چھڑکنے کے بجائے اور لوگوں کو ایک دوسرے سے لڑانے کے بجائے یہ مسئلہ حل کرا سکتے ہیں اور انہیں اس بات کی تحریری ضمانت دینی چاہیے کہ ریلوے میں لازمی چھانٹی نہیں ہوگی۔ اس صورت حال میں حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کو اس بحران سے نکالے اور صورت حال تبدیل کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ مذید برآں حکومت افراط زر کی شرح کے تناسب سے ریلوے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے اور ملازمتوں کے تحفظ کو یقینی بنائے۔